Postal Reg.No:PB/1023/2001

اخبار احمدیہ

قادیان 14 اپریل (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔

کل حضور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور گذشتہ خطبہ کے تسلسل میں اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت و رحیمیت کی پر معارف تشریح بیان فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی کامل شفایابی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 50 شمارہ: 16

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر: منیر احمد خادم

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، منصور احمد

شرح چندہ: سلانہ 200 روپے۔ بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ

24 محرم 1422 ہجری 19 شہادت 1380 ہش 19 اپریل 2001ء

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

یاد رکھو بہت سخت دن آنے والے ہیں جن میں دنیا کو خطرناک شدائد اور مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا

خدا کہتا ہے کہ عنقریب ایسی طاعون پھیلنے والی ہے جو پہلے کی نسبت نہایت ہی سخت ہوگی اور پھر یہ بھی فرمایا کہ ایک سخت وبا پھیلے گی جس کا کوئی نام بھی نہیں رکھ سکتے۔

جو شخص توبہ کرتا اور استغفار اور لاحول میں مشغول ہو جاتا ہے اور دین کو دنیا پر مقدم کر لیتا ہے تو وہ ضرور بچایا جاتا ہے

"یاد رکھو کہ بہت سخت دن آنے والے ہیں جن میں دنیا کو خطرناک شدائد اور مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا۔ خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ عنقریب سخت وبائیں اور طرح طرح کی آفات ارضی، سماوی ظاہر ہونے والی ہیں اور ایک شدید زلزلہ کی بھی خبر دے رکھی ہے جو کہ قیامت کا نمونہ ہوگا اور جس کی نسبت خدا تعالیٰ نے بَغْتَةً فرمایا ہے۔ یعنی وہ زلزلہ ناگہانی طور پر آجائے گا۔ ایسے ہی اور بھی بہت سی ڈراونی خبریں خدا تعالیٰ نے دے رکھی ہیں۔ اگر تمہیں ان باتوں کا پتہ ہو جائے جو میں دیکھ رہا ہوں تو سارا سارا دن اور ساری ساری رات خدا تعالیٰ کے آگے روتے رہو..........

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں پہلے تو ٹڈیوں، جوؤں اور مینڈکوں وغیرہ کے عذاب ہی آتے رہے تھے اور مخالفوں نے ان کو ایک قسم کا تماشا سمجھ رکھا تھا (یونس: ۹۱) اور اس کی اصل وجہ یہ تھی کہ ان بدبختوں کو یہ خبر نہ تھی کہ ایک وہ معجزہ بھی ظاہر ہوگا جبکہ اسے ﴿اٰمَنْتُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِہٖ بَنُوْٓا اِسْرَآئِیْلَ﴾ (یونس: ۹۱) بھی کہنا پڑے گا۔

سو اس بات کو اچھی طرح سے یاد رکھو کہ اگر ابتدائی منذرات کو عبرت کی نظر سے دیکھو گے اور خدا تعالیٰ سے ڈر کر استغفار، لاحول اور دوسرے نیک کاموں میں مشغول ہو جاؤ گے تو یہ تمہارے لئے اچھا ہوگا۔ لیکن جو بے پرواہی سے کام لیتا ہے تو آخر کار جب وہ وقت آئے گا تو اس وقت رونے چلانے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا اور آخر کار بڑی ذلّت اور نامرادی سے ہلاکت کا منہ دیکھنا پڑے گا۔ اور پھر جس دنیا کے لئے دین سے منہ موڑا تھا اس کو بھی بڑی حسرت سے چھوڑنا پڑے گا۔

دیکھو طاعون بھی آنے والی ہے۔ دنیا کہتی ہے کہ اب تو دُور ہو گئی ہے اور اس کا دورہ ختم ہو گیا ہے۔ مگر خدا کہتا ہے کہ عنقریب ایسی طاعون پھیلنے والی ہے جو پہلے کی نسبت نہایت ہی سخت ہوگی اور پھر یہ بھی فرمایا ہے کہ ایک سخت وبا پھیلے گی جس کا کوئی نام بھی نہیں رکھ سکتے۔

لیکن ان سب باتوں کے بعد میں تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی رحمتیں سمندروں سے بھی زیادہ ہیں۔ اگر وہ شدید العقاب ہے تو غفور رحیم بھی تو ہے۔ جو شخص توبہ کرتا اور استغفار اور لاحول میں مشغول ہو جاتا ہے اور دین کو دنیا پر مقدم کر لیتا ہے تو وہ ضرور بچایا جاتا ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کا یہ متفق علیہ مسئلہ ہے کہ جو عذاب آنے سے پہلے ڈرتے ہیں اور خدا کی یاد میں مشغول ہو جاتے ہیں وہ اس وقت ضرور بچائے جاتے ہیں جبکہ عذاب اچانک آ دباتا ہے۔ لیکن جو اس وقت روتے اور آہ و زاری کرتے ہیں جبکہ عذاب آ پہنچتا ہے اور اس وقت گڑگڑاتے اور توبہ کرتے ہیں جبکہ ہر ایک سخت سے سخت دل والا بھی لرزاں اور ترساں ہوتا ہے تو وہ بے ایمان ہیں، وہ ہرگز نہیں بچائے جاتے"۔ (ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۶۷۔۶۹)

خدا تعالیٰ کی صفات حسنہ کا مضمون بہت ہی عظیم الشان مضمون ہے

جو صفات الٰہی کا مظہر بننے کی کوشش کرے گا جنت میں جائے گا

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ ۶/ اپریل ۲۰۰۱ء

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے درج ذیل آیت کی تلاوت فرمائی۔

وَلِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِہَا وَذَرُوا الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْٓ اَسْمَآئِہٖ سَیُجْزَوْنَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۔ (سورہ الاعراف آیت ۱۸۱)

آیت کا سادہ ترجمہ بیان کرنے کے بعد فرمایا سب سے پہلے اسماء باری تعالیٰ کے متعلق میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ میں کچھ عرصہ سے سوچ رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی صفات حسنہ کا ذکر کر کے باری باری ان صفات پر روشنی ڈالوں یعنی ان کے مطالب کو آپ کے سامنے بیان کرنے کی کوشش کروں۔ فرمایا میں سب سے پہلے سورہ فاتحہ کی صفات بیان کروں گا اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو بھی ہم سورۃ کا حصہ جانتے ہیں۔ اللہ جو رحمٰن ہے اور رحیم ہے پھر رب العالمین کے بعد رحمٰن اور رحیم کی تکرار ہے پھر مالک یوم الدین ہے اس کا کیا مفہوم ہے کیوں تکرار ہے پہلے رحمٰن سے شروع کیا گیا پھر رب العالمین سے شروع کیا گیا۔ دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بنیادی صفات دو ہی ہیں ایک رحمٰن اسی سے رحیمیت بھی پھوٹتی ہے اور دوسری ربوبیت ہے جس سے ہر قسم کی ربوبیت کا اظہار ہوتا ہے۔ فرمایا میں عمومی وضاحت کرنی چاہتا ہوں کہ یہ کس قسم کا مضمون ہے فرمایا بعض پہلو سے دیکھیں تو رحمٰن سب سے پہلے ہے کیونکہ رحمانیت اس وقت سے شروع ہوئی ہے جب سے وجود ہی نہیں تھا کوئی مانگنے والا ہی نہیں تھا کہ مجھے پیدا کرو جب عدم تھا تو عدم سے وجود کی ذمہ دار رحمانیت ہے اور اس پہلو سے ربوبیت سے پہلے ہے لیکن رحمانیت کے ساتھ

باقی صفحہ (5) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم-اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

''اسلامی دہشت گردی''- اصل حقیقت کیا ہے؟

قسط: ۱۲

گزشتہ گفتگو تک ہم یہ بیان کر چکے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے علاوہ دیگر مسلم فرقوں کا خیال ہے کہ اسلامی عقیدہ کی تبلیغ کیلئے تلوار کا استعمال ضروری ہے اور یہی وہ جہاد ہے جو اسلام کے غلبہ کیلئے کارگر ہے جیسا کہ ہم قبل ازیں پختہ دلائل سے ثابت کر چکے ہیں کہ قرآن مجید اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں یہ عقیدہ نہ صرف غلط ہے بلکہ اسلام کی دلائل و براہین کی اُس تلوار پر ایک کاری ضرب لگانے والا ہے جس نے ہر زمانے میں لوہے کی تلوار سے بڑھ کر اسلامی تبلیغ کے میدان میں کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں اور جس میں اسلام کی مسلسل تاریخ میں خدا پرست علماء وصوفیاء کا ایک طبقہ ہمیں سرگرم نظر آتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی دوسری طرف تاریخ اسلام میں بعض سیاسی علماء کا ایسا مفاد پرست گروہ بھی رہا ہے جو یہود و نصاریٰ کے زیر اثر قرآنی دلائل کی تلوار کو کند ثابت کرنے کیلئے اور دلائل قرآن کو نشانۂ تمسخر بنانے کیلئے ہمیشہ ہی لوہے کی تلوار اور تشدد کا سہارا لیتا رہا ہے۔ ان کی اس مفاد پرستی سے اسلام کو تو کبھی فائدہ نہیں ہوا۔ البتہ اسلام غیروں کی نظر میں ہمیشہ نشانۂ اعتراض بنا ہے۔

سوال یہ ہے کہ اگر ہم کو یہ حق ہے کہ ہم اپنے عقیدہ کی تبلیغ کیلئے جہاد کے نام پر تلوار کو ذریعہ تبلیغ بنائیں تو پھر باقی مذاہب کو یہ حق کیوں نہیں کہ وہ بھی مسلمانوں کے مقابلہ پر اپنے اپنے عقائد کی تشہیر و تبلیغ کیلئے تیروں اور تلواروں، بندوقوں اور توپوں کا سہارا لیں اس طرح اگر مسلمانوں کو یہ حق حاصل ہے کہ اگر ان کے مذہب سے مرتد ہو کر دوسرے مذہب میں چلے جانے والے کو سزائے موت دی جائے تو بالمقابلہ دیگر اہل مذاہب کو یہ حق کیوں نہ دیا جائے کہ جب اُن کے مذاہب کے ماننے والے مذہب اسلام میں شامل ہوں تو وہ بھی فوراً انہیں مرتد قرار دے کر انہیں موت کے گھاٹ اُتار دیں۔ انصاف کا تقاضا تو یہ ہے کہ یقیناً انہیں بھی حق ہے کہ وہ تمام مسلمانوں کو ان کے اپنے عقیدہ کے مطابق ہی تین دن مہلت دیں اور پھر چوتھے دن بھی اگر وہ اسلام کو نہ چھوڑیں تو ان کو اسلام قبول کرنے کے جُرم میں موت کے گھاٹ اُتار دیں۔

اسی طرح جہاد اور قتل مرتد کے عقیدہ سے آگے بڑھ کر جہاد کی ایک شاخ کے طور پر یہ بھی تسلیم کر لیا گیا ہے کہ جہاں کہیں مسلمانوں کو حکومت ملے تو انہیں اجازت ہے کہ وہ زبردستی غیر مسلموں پر اسلامی شریعت کے احکام کا نفاذ کریں۔ سوال یہ ہے کہ اگر مسلمانوں کو یہ حق ہے کہ انہیں جہاں کہیں حکومت وسطوت ملے وہ زبردستی غیر مسلم شہریوں پر اسلامی شریعت لاگو کر دیں تو پھر یہود و نصاریٰ اور اہل ہنود کو یہ کیوں حق نہیں کہ جہاں کہیں ان کی حکومت ہو وہ مسلمانوں پر اپنی اپنی شریعت کے احکامات نافذ کر دیں اس عقیدہ کی رُو سے لازماً یہود کو حق حاصل ہوگا کہ وہ بائیبل میں مندرجہ شریعت غیر یہودیوں کیلئے اور ہندوؤں کو حق ہوگا کہ وہ منوسمرتی میں بیان کردہ شریعت کو غیر ہندوؤں پر من وعن نافذ کر دیں۔

پس غیر احمدی علماء کی جہاد کی خود ساختہ تعریف قتل مرتد اور اسلامی شریعت کا غیر مسلموں پر نفاذ یہ تین ایسے عناصر ہیں کہ ان کے نفاذ کے بعد قرآن مجید کی عدل وانصاف کی سنہری تعلیمات میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔

قبل ازیں ہم بتا چکے ہیں کہ ''جہاد'' اور ''قتل مرتد'' کے متعلق قرآن مجید کی کیا تعلیم ہے آج کی گفتگو میں ہم عرض کرنا چاہتے ہیں کہ قرآن مجید اسلامی حکومت کو ہرگز یہ تعلیم نہیں دیتا کہ وہ زبردستی غیر مسلموں پر اسلامی شریعت نافذ کرے بلکہ قرآن مجید کا اصول سیاست اس سے بالکل مختلف ہے اس تعلق میں ہم ذیل میں امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم مارچ ۱۹۹۱ء سے ایک اقتباس اپنے محترم قارئین کے استفادہ کیلئے پیش کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:-

''قدیم سے لامذہب سیاست کے تین اصول رہے ہیں جو مشرق اور مغرب میں برابر اور مشترک ہیں۔ یہ نہیں کہہ سکتے یہ مغربی سیاست کے اصول ہیں یا مشرقی سیاست کے اصول ہیں۔ کل کے ہیں یا آج کے، ہمیشہ سے یہی اصول چلے آرہے ہیں۔ یعنی سیاست اگر لامذہب اور بے دین ہو تو پہلا اصول یہ ہے کہ قوم، وطن یا گروہ کا مفاد جب بھی عدل کے مفاد سے ٹکرائے تو قوم، گروہ اور وطن کے مفاد کو عدل کے مفاد پر لازماً ترجیح دو اور فوقیت دو۔ خواہ عدل کو اس کے نتیجے میں پارہ پارہ کرنا پڑے۔

قرآن کریم کا اصول سیاست اس سے بالکل مختلف ہے۔ اور برعکس ہے جو یہ ہے:-

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى

(المائدہ:۹)

کہ اے مسلمانو! تمہاری سیاست اور طرح کی سیاست ہے یہ الٰہی فرمان کے تابع سیاست ہے اور اس کا بنیادی اٹل اصول یہ ہے کہ کسی قوم کی شدید دشمنی بھی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ اس سے ناانصافی کا سلوک کرو۔ ہمیشہ عدل پر قائم رہو کیونکہ عدل تقویٰ کے قریب تر ہے۔

دوسرا اصول سیاست یعنی بے دین سیاست کا اصول یہ ہے کہ اگر طاقت ہو تو مفادات کو طاقت کے زور سے ضرور حاصل کرو۔ کیونکہ ''Might is right'' طاقت ہی صداقت ہے اور اس کے سوا دنیا میں صداقت کی اور کوئی تعریف نہیں۔

قرآن کریم اس کے برعکس ایک مختلف اصول پیش فرماتا ہے جو یہ ہے:-

لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ (الانفال:۴۳)

یعنی وہی ہلاک کیا جائے جس کی ہلاکت پر کھلی کھلی صداقت گواہ ہو اور وہی زندہ رکھا جائے جس کے حق میں کھلی کھلی صداقت گواہی دے۔

پس اسلام کا اصول Might is right کے بالکل برعکس Right is might بنتا ہے۔

تیسرا اصول جو لادینی سیاست کا بنیادی حصہ ہے وہ یہ ہے کہ مقصد کے حصول کیلئے بے دریغ جھوٹا پروپیگنڈا کرو۔ یہ نہ صرف جائز ہے بلکہ جتنا زیادہ فریب اور ملمع کاری سے کام لیا جائے اتنا ہی زیادہ بہتر اور قوم کے مفاد میں ہے۔ پس دشمن کو صرف میدان جنگ میں شکست نہ دو بلکہ جھوٹے پروپیگنڈے کے ذریعے اس کو نظریات اور اصولوں کی دنیا میں بھی شکست خوردہ بنا کے دکھاؤ۔

ازل سے جب سے سیاست کا تاریخ میں ذکر ملتا ہے یہی تینوں اصول ہمیشہ ہر جگہ کارفرما دکھائی دیں گے سوائے ان استثنائی ادوار کے جب سیاست بعض شرفاء کے ہاتھ میں چلی گئی ہو۔ جو دینی اور اخلاقی اقدار کی قدر کرتے ہوں۔ یا جب مذہب کی دنیا میں خدا تعالیٰ نے دنیاوی طاقت بھی عطا کر دی ہو۔

قرآن کریم اس اصول کے بالکل برعکس یہ اصول پیش فرماتا ہے۔

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (حج:۳۱)

پھر دوسری جگہ فرمایا:-

وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى (انعام:۱۵۳)

کہ لفظوں کی لڑائی میں بھی، لفظوں کے جہاد میں بھی تمہیں سچائی کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا۔ سچائی کا دامن ہاتھ سے چھوڑنا اور جھوٹ کو قبول کرنا، یہ شرک کی طرح ناپاک اور نجس ہے۔ فرمایا وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا - بات بھی کرو تو عدل کے ساتھ کرو۔ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى - خواہ تمہاری بات کا نقصان تمہارے قریبی کو پہنچتا ہو اس کی کچھ پرواہ نہ کرو۔

آج کی اسلامی دنیا کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ خدا اور دین محمدؐ کے نام پر جہاد کا اعلان کرتے ہیں لیکن سیاست کی تینوں شرائط لادینی سیاست سے اخذ کر لی ہیں۔ اور قرآن کریم کی اس غالب سیاست کو چھوڑ دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس دور میں اب تک جتنی دفعہ مسلمان اپنے اور اسلام کے دشمنوں سے ٹکرائے ہیں۔ الاماشاء اللہ۔ معمولی اتفاق کے سوا ہر دفعہ نہایت ہی ذلت آمیز اور عبرتناک شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے حالانکہ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ کا کھلا کھلا بلکہ اٹل وعدہ تھا کہ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ۔ (حج:۴۰)

کہ خبردار۔ میری خاطر۔ میرے نام پر جہاد کیلئے نکلنے والو سنو! تم کمزور ہو۔ مگر میں کمزور نہیں ہوں۔ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں اور یہ وعدہ اٹل ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ ان کمزور اور دنیا کی نظر میں نہایت حقیر لوگوں کو جو خدا کی خاطر جہاد پر نکلے ہیں ضرور خدا کی نصرت عطا ہوگی اور ان کو اپنے غیروں پر غالب کیا جائے گا''۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس ضمن میں مسلم سیاستدانوں کو جو مشورے دیئے ہیں آئندہ گفتگو میں ہم حضور اقدس کے مبارک الفاظ میں ہی اُس کا تذکرہ کریں گے۔ (منیر احمد خادم)

جلسہ سالانہ برطانیہ

27-28-29 جولائی 2001

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ برطانیہ انشاء اللہ العزیز 27-28-29 جولائی بروز جمعہ ہفتہ اتوار کو اسلام آباد میں منعقد ہوگا۔ جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی اور بابرکت ہونے کیلئے درخواست دُعا ہے۔

تصحیح: قبل ازیں بدر کے شمارہ 13 میں جلسہ کی تاریخیں غلط شائع ہوگئی تھیں قارئین تصحیح فرمالیں۔

(ادارہ)

اعلان بابت کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے قادیان میں ایک کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے زیر اہتمام شروع کئے جا رہے اس ادارہ میں بطور انسٹرکٹر خدمت کرنے کے لئے MCA/BCA پاس نوجوانوں کی ضرورت ہے۔

خواہش مند خدام/انصار جو وقف کا جذبہ رکھتے ہوں وہ اپنی درخواستیں مع کوائف دفتر خدام الاحمدیہ بھارت میں ۲۰/اپریل تک بھجوا دیں۔ اور اس کے علاوہ کمپیوٹر کے تعلق سے مزید کورسز کئے ہوئے نوجوان بھی اپنے کوائف بھجوا سکتے ہیں۔

مزید معلومات کے لئے دفتر خدام الاحمدیہ بھارت سے رابطہ کریں۔ فون نمبر 70139, 70602, 72232 (مہتمم صنعت وتجارت مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

خطبہ جمعہ

غیبت کرنے کو ایک مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ عورتوں کو بھی گلہ شکوہ اور غیبت سے روکو

وہ شخص بہت ہی قابل افسوس ہے کہ ایک کے عیب کو بیان تو سو دفعہ کرتا ہے مگر دعا ایک دفعہ بھی نہیں کرتا

کوئی شخص ادھوری اور ناقص نمازوں سے اپنے آپ کو خدا کے غضب سے نہیں بچا سکتا

انگلستان میں مسجد بیت الفتوح (مورڈن) کی تعمیر کے لئے مزید پانچ ملین پاؤنڈز کے لئے عالمی تحریک

اگر اگلے دو سال کے اندر جماعت یہ رقم ادا کر دے تو بہت سی مشکلات حل ہو سکتی ہیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۱۶/ فروری ۲۰۰۱ء/۱۶/ تبلیغ ۱۳۸۰ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

اشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿يٰٓاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًامِّنَ الظَّنِّ . اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا. اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ . وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ﴾-(سورة الحجرات آیت ۱۳)

اس کا سادہ ترجمہ یہ ہے: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! بکثرت ظن سے اجتناب کیا کرو۔ یقیناً بعض ظن گناہ ہوتے ہیں۔ اور تجسس نہ کیا کرو۔ اور تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ پس تم اس سے سخت کراہت کرتے ہو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اسی آیت کریمہ سے تعلق رکھتی ہوئی یہ حدیث میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: تیرا اپنے بھائی کا اس طرح ذکر کرنا جسے وہ ناپسند کرتا ہو۔ عرض کیا گیا کہ جو بات میں کہہ رہا ہوں اگر وہ میرے بھائی میں پائی جاتی ہو تو اس صورت میں آپ کا کیا خیال ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ بات جو تُو کہہ رہا ہے اُس میں پائی جاتی ہے تو تُو نے اُس کی غیبت کی اور اگر وہ اس میں پائی نہیں جاتی تو تُو نے اُس پر بہتان باندھا۔ (مسلم، كتاب البر والصلة والآداب)

ایک اور حدیث ترمذی ابواب البر والصلة سے لی گئی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ منبر پر کھڑے ہو کر باآواز بلند فرمایا کہ اے لوگو! تم میں سے بعض بظاہر مسلمان ہیں لیکن ان کے دلوں میں ابھی ایمان راسخ نہیں ہوا، انہیں میں متنبہ کرتا ہوں کہ وہ مسلمانوں کو طعن و تشنیع کے ذریعہ تکلیف نہ دیں اور نہ ان کے عیبوں کا کھوج لگاتے پھریں ورنہ یاد رکھیں کہ جو شخص کسی کے عیب کی جستجو میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اندر چھپے عیوب کو لوگوں پر ظاہر کر کے اس کو ذلیل و رسوا کر دیتا ہے۔

(ترمذي. ابواب البرّ والصلة. باب ماجاء في تعظيم المؤمن)

ایک اور حدیث حضرت عبدالرحمٰنؓ بن غنم سے اور حضرت اسماءؓ بنت یزید سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندے وہ ہیں کہ جب ان کو دیکھا جائے تو اللہ یاد آجائے اور اللہ تعالیٰ کے بُرے بندے غیبت اور چغلیاں کرتے پھرتے ہیں، دوستوں پیاروں کے درمیان تفریق ڈالتے ہیں، نیک پاک لوگوں کو تکلیف، مشقت، فساد، ہلاکت و گناہ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔

(مُسند احمد بن حنبل، مُسندُ الشامِيين)

ایک مختصر حدیث حضرت حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو یہ کہتے سنا: ''لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ'' کہ جنت میں چغل خور داخل نہیں ہوگا۔ (بخاری، كتاب الادب باب ما يكره من النميمة)

قیس روایت کرتے ہیں کہ عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے چند رفقاء کے ساتھ چلے جا رہے تھے کہ آپؓ کا ایک مُردہ خچر کے پاس سے گزر ہوا جس کا پیٹ پھول چکا تھا۔ آپؓ نے کہا: بخدا! تم میں سے اگر کوئی یہ مُردار پیٹ بھر کر کھالے تو اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی مسلمان کا گوشت کھائے یعنی اس کی چغلی کرے۔ (الادب المفرد للبخاريّ. باب الغيبة و قول الله تعالىٰ: ولا يغتب بعضكم بعضا)

اسی تعلق میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ملفوظات آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

''بیعت کی خالص اغراض کے ساتھ جو خدا ترسی اور تقویٰ پر مبنی ہیں، دنیا کے اغراض کو ہرگز نہ ملاؤ، نمازوں کی پابندی کرو اور توبہ و استغفار میں مصروف رہو۔ نوع انسان کے حقوق کی حفاظت کرو اور کسی کو دُکھ نہ دو۔ راستبازی اور پاکیزگی میں ترقی کرو تو اللہ تعالیٰ ہر قسم کا فضل کر دے گا۔ عورتوں کو بھی اپنے گھروں میں نصیحت کرو کہ وہ نماز کی پابندی کریں اور ان کو گلہ شکوہ اور غیبت سے روکو۔ پاکبازی اور راستبازی ان کو سکھاؤ، ہماری طرف سے صرف سمجھانا شرط ہے اس پر عملدر آمد کرنا تمہارا کام ہے''۔ (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۲۶)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''خدا تعالیٰ فرماتا ہے: وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّأْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا (الحجرات: ۱۳)۔ اس میں غیبت کرنے کو ایک بھائی کا گوشت کھانے سے تعبیر کیا گیا ہے اور اس آیت سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ جو آسمانی سلسلہ بنتا ہے، ان میں غیبت کرنے والے بھی ضرور ہوتے ہیں اور اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر یہ آیت بے کار جاتی ہے۔ اگر مومنوں کو ایسا ہی مطہر ہونا تھا اور ان سے کوئی بدی سرزد نہ ہوتی، تو پھر اس آیت کی کیا ضرورت تھی؟ بات یہ ہے کہ ابھی جماعت کی ابتدائی حالت ہے۔ بعض کمزور ہیں جیسے سخت بیماری سے کوئی اٹھتا ہے۔ بعض میں کچھ طاقت آگئی ہے۔ پس چاہئے کہ جسے کمزور پاوے، اُسے خفیہ نصیحت کرے۔ اگر نہ مانے تو اُس کے لئے دعا کرے۔ اور اگر دونوں باتوں سے فائدہ نہ ہو تو قضاء و قدر کا معاملہ سمجھے۔ جب خدا تعالیٰ نے اُن کو قبول کیا ہوا ہے تو تم کو چاہئے کہ کسی کا عیب دیکھ کر سر دست جوش نہ دکھلایا جاوے۔ ممکن ہے کہ وہ درست ہو جاوے۔ ...... جلدی اور عجلت سے کسی کو ترک کر دینا ہمارا طریق نہیں ہے۔ کسی کا بچہ خراب ہو تو اس کی اصلاح کے لئے وہ پوری کوشش کرتا ہے۔ ایسے ہی اپنے کسی بھائی کو ترک نہ کرنا چاہئے بلکہ اس کی اصلاح کی پوری کوشش کرنی چاہئے۔ قرآن کریم کی یہ تعلیم ہرگز نہیں ہے کہ عیب دیکھ کر اسے پھیلاؤ اور دوسروں سے تذکرہ کرتے پھرو۔ بلکہ وہ فرماتا ہے ﴿تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ﴾ (البلد:۱۸) کہ وہ صبر اور رحم سے نصیحت کرتے ہیں۔ مَرْحَمَہ یہی ہے کہ دوسرے کے عیب دیکھ کر اسے نصیحت کی جاوے اور اس کے لئے دعا بھی کی جاوے۔ دعا میں بڑی تاثیر ہے اور وہ شخص بہت ہی قابل افسوس ہے کہ ایک کے عیب کو بیان تو سو مرتبہ کرتا ہے لیکن دعا ایک مرتبہ بھی نہیں کرتا۔ عیب کسی کا اس وقت بیان کرنا چاہئے جب پہلے کم از کم چالیس دن اس کے لئے رو رو کر دعا کی ہو''۔ سعدیؒ کے ایک قول کا ترجمہ یہ ہے ''اور خدا تعالیٰ تو جان کر پردہ پوشی کرتا ہے مگر ہمسایہ کو علم نہیں ہوتا اور شور کرتا پھرتا ہے''۔

ایک عورت نے کسی اور عورت کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے گلہ کیا

آپ نے فرمایا: ”دیکھو یہ بہت بری عادت ہے جو خصوصاً عورتوں میں پائی جاتی ہے۔ چونکہ مرد اور کام بہت رکھتے ہیں اس لئے ان کو شاذونادر ہی ایسا موقع ملتا ہے کہ بے فکری سے بیٹھ کر آپس میں باتیں کریں اور اگر ایسا موقع بھی ملے تو ان کو اور بہت سی باتیں ایسی مل جاتی ہیں جو وہ بیٹھ کر کرتے ہیں۔ لیکن عورتوں کو نہ علم ہوتا ہے اور نہ کوئی ایسا کام ہوتا ہے اس لئے سارے دن کا شغل سوائے گلہ اور شکایت کے کچھ نہیں ہوتا“۔

یہ بیماری عموماً عورتوں میں ہے لیکن بعض علاقوں کے مردوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ اب ایک علاقہ کے مردوں کا مَیں نے حال خود دیکھا ہے کہ رات کو بیٹھ کر سارے مردوں اور عورتوں کا گلہ اپنی بیویوں سے کرتے اور بچوں سے کرتے تھے اور ان کی مجلس کا مزہ یہی تھا کہ رات کو سونے سے پہلے خوب غیبت کی جائے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”کوئی شخص ادھوری اور ناقص نمازوں سے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے غضب سے نہیں بچا سکتا“۔ ادھوری اور ناقص نمازوں سے۔ ”پس اپنی نمازوں کو درست کرو۔ ہر ایک قسم کی شکایت، گِلہ، غیبت، جھوٹ، افتراء، بدنظری وغیرہ سے اپنے تئیں بچائے رکھو“۔

(الحکم۔ جلد ۷، نمبر ۹۔ صفحہ ۱۴۔ بتاریخ ۱۰؍ مارچ ۱۹۰۳ء)

غیبت کے مضمون پر بہت سی احادیث اور بہت سے اقتباسات تھے جو میں نے عمداً کم کر دیے ہیں کیونکہ اب ایک معاملہ ہے جو آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ وہ غیبت نہیں ہے کیونکہ وہ سننے والے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور بہت ہی افسوس کے ساتھ مجھے اس کا اظہار کرنا پڑ رہا ہے۔

۲۲؍ فروری ۱۹۹۵ء کو انگلستان کی مرکزی مسجد کے لئے تحریک کا اعلان مَیں نے ان الفاظ میں کیا تھا جو مورڈن مسجد کہلاتی ہے، اس کا اعلان ان الفاظ میں کیا تھا:

”اس وقت مَیں پانچ ملین کی تحریک جماعت انگلستان کی مرکزی مسجد کے لئے کرتا ہوں۔ اس دعا اور نیت کے ساتھ کہ یہ لازماً انگلستان کی وسیع ترین مسجد ہو۔ عبادتوں کی گنجائش پر زور ہونا چاہئے۔ جو اس کے ساتھ ملحق عمارتیں ہیں یا دوسرے نخرے ہیں، اُن کو بے شک نظر انداز کر دیں۔“

اب یہ سادہ سی بات ہے جو ہر کسی کو سمجھ آسکتی ہے، کوئی زیادہ موٹی عقل کی ضرورت نہیں۔ عام انسان یہ بات سن کے سمجھ سکتا ہے کہ میں نے سخت مناہی کی تھی کہ مسجد سے ملحقہ جو دوسری باتیں ہیں ان کو نخرے سمجھیں اور سب سے پہلے مسجد کی تعمیر ہو اور مسجد پر ہی ساری رقم خرچ ہو الا ماشاء اللہ بعد میں دوسری باتوں کی طرف توجہ دی جاسکتی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ اس نصیحت کے بالکل برعکس کارروائی ہوئی ہے۔ سو فیصد برعکس۔ مسجد کے ملحقہ حصوں پر تو دل کھول کر پیسہ بہایا گیا ہے اور جو مسجد کا کام تھا وہ اسی طرح ادھورا پڑا ہوا ہے۔ جماعت اس وقت بہت سے قرضوں کے نیچے اسی وجہ سے دب چکی ہے۔

جہاں تک ٹھیکے دینے کی کارروائی تھی اس کا عجیب حال ہے کہ ٹھیکے دینے کا جو اصول ہے کہ دو تین فرموں سے ٹھیکے لئے جائیں ان میں سے ان کو بتائے بغیر کہ کسی فرم نے کیا قیمت ڈالی ہے جو کم سے کم ہو اور مناسب ہو اسی کو ٹھیکہ دیا جائے۔ مگر ٹھیکے بھی بغیر پوچھے ایک ہی فرم کو دئے جاتے رہے ہیں اور شرائط ایسی طے کی گئی ہیں جو سراسر جماعت کے خلاف اور اس بنیادی اصول کے خلاف ہیں جو میں نے آپ کے سامنے شروع میں پیش کیا تھا۔ بھاری رقم نخروں پر خرچ ہو گئی ہے جو مسجد کا حال ہے وہ ابھی آغاز کا حال ہے۔

اور دوسری خرابیاں اس میں یہ ہیں کہ آرکیٹیکٹ کو چاہئے کہ وہ دوسرے ماہرین انجینئرز کو اپنے ساتھ شامل کرے۔ کنسٹرکشن کے کام کے لئے مختلف قسم کے انجینئرز کی ضرورت ہوتی ہے۔

قابلِ اصلاح غلط رُجحان

محترم ایڈیشنل وکیل المال صاحب لنڈن نے اپنی چٹھی نمبر VMA-883 / 5-10-2000 بنام محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کے ذریعہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے حوالے سے اس اہم امر کی جانب توجہ مبذول کروائی ہے کہ ہندوستان کی جماعتوں سے حضور انور کی خدمت میں حصول امداد و قرض کیلئے جو خطوط موصول ہوتے ہیں اُن میں سے بعض میں سود پر لئے گئے قرض کے بوجھ کا بھی ذکر ہوتا ہے۔ اسلام نے چونکہ سود کے لین دین کو قطعاً حرام قرار دیا ہے اسلئے ایسی درخواستوں سے متعلق حضور پُر نور نے یہ اصولی ہدایت صادر فرمائی ہے کہ اگر کسی نے سود پر رقم لی تو وہ خود ہی بھگتے گا۔ اس معاملہ میں جماعت کسی قسم کی کوئی مدد نہیں کرے گی۔

جملہ امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ سود کی حرمت سے متعلق اسلامی تعلیمات اور سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس اصولی ارشاد سے ہر فرد جماعت کو بخوبی آگاہ کر دیں۔ تا رفتہ رفتہ جماعت میں پنپ رہے اس غلط رجحان کی اصلاح ہو سکے۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

پلمبنگ کے لئے الگ ضرورت ہوتی ہے، بجلی کے تار بچھانے کے لئے الگ ضرورت پڑتی ہے۔ غرضیکہ مختلف قسم کے ماہرین انجینئرز کو اپنی کمیٹی میں داخل کرنا ضروری ہے اور ان میں سے کسی ایک کو بھی داخل نہیں کیا گیا۔ سو فیصد تک بازی پہ کام چلا ہے کہ اپنی نگرانی میں کریں گے اور اس کے نتیجہ میں جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے سارا روپیہ خرچ ہو چکا ہے اور مسجد کا کام ہنوز روزِ اوّل ہے اور خرچ ہونے کے علاوہ ابھی ہم ایسے غلط ٹھیکیداروں کو رقم دینے کے قانوناً پابند ہو چکے ہیں کیونکہ ان کو یہ دستخط کر کے دیا گیا ہے کہ ہم بہرحال یہ کام تم سے پورا کروائیں گے اور وہ رقم ساری ابھی ادھار پڑی ہوئی ہے۔

تو یہ نہایت ہی افسوسناک حالت مجھے مجبوراً آپ کے سامنے پیش کرنی پڑ رہی ہے۔ سٹرکچر انجینئرز ہونے چاہئیں تھے، الیکٹرک انجینئرز ہونے چاہئیں تھے۔ ہیٹنگ اور پلمبنگ کے انجینئرز ہونے چاہئیں تھے۔ ان میں سے کسی ایک کی خدمت بھی نہیں لی گئی حالانکہ جماعت میں بکثرت ایسے انجینئرز موجود ہیں۔ اب ہمارے اوپر ہمارے گھر میں کام ہو رہا ہے۔ اب یہ چھوٹا سا کام ہے، مسجد کا کام تو بہت وسیع ہے اس کے مقابل پر، اس میں بھی سب انجینئرز کو مَیں نے شامل کیا ہوا ہے۔ سٹرکچر انجینئر، الیکٹریکل انجینئر، دوسرے انجینئر۔ وہ شام کو سر جوڑتے ہیں اور پھر دیکھ کر بتاتے ہیں کہ یہ کام کس طرح چلنا چاہئے۔

تین ٹینڈر کم سے کم طلب کرنے چاہئیں تھے۔ ایک ٹینڈر طلب نہیں کیا گیا۔ صرف ایک ہی ٹھیکیدار کو ٹینڈر دے کر کام سپرد کر دیا گیا۔ ایسے تمام معاملات کے لئے مرحوم امیر آفتاب احمد خان صاحب نے شروع ہی میں ہدایات پر پورا عمل کرتے ہوئے پوری ایک کمیٹی کی منظوری لی تھی اور مَیں حسن ظنی کرتے ہوئے یہی سمجھتا رہا کہ انہی خطوط پر، مرحوم آفتاب خان صاحب کے خطوط پر ہی اس کام کو آگے بڑھایا گیا ہو گا لیکن اب جب ایک سلسلہ میں مجھے تحقیق کروانی پڑی اور اخراجات کا آڈٹ کروانا پڑا تو پتہ چلا کہ ”یہ سارے فیصلے من تراحاجی بگویم تو مراحاجی بگو“ کے مطابق ایک دوسرے کے ساتھ مشورے کر کے کرتے رہے ہیں۔

شروع ہی میں فیز وَن (Phase I) کے تحت جن ضروری کاموں کے لئے رقم مختص کی گئی تھی وہ بھی دوسرے کاموں پر لگ چکے ہیں اور اکثر ان میں ہونے والے ہیں جو مکمل کرنے کے لئے ضروری ہیں اور سب سے بڑا کام مسجد کی تعمیر کا ہے۔ یہ کلیۃً باقی پڑا ہوا ہے یعنی قرض باقی ہیں ابھی جو پانچ ملین کی وصولی سے زیادہ ہیں اور کام ہنوز روز اول والی بات ہے۔

اس لئے آج میں یہ فیصلہ کر رہا ہوں کہ مجھے اب دوبارہ پانچ ملین کی تحریک کرنی پڑے گی۔ اب پانچ ملین کی جو میں تحریک کرنا چاہتا ہوں یہ اب ظاہر بات ہے کہ مقامی جماعت کے بس میں تو یہ نہیں ہو گا کہ اب یہ ساری رقم خود پوری کر سکے۔ جو خدا تعالیٰ کی خاطر قربانی کی عادت رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو توفیق بھی عطا فرماتا ہے اور جتنا بھی خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اللہ اور راہیں وسیع کر دیتا ہے۔ ان کو بہت کچھ خدا اپنے فضل سے عطا فرما دیتا ہے۔ یہ تو ان کا تجربہ ہے جو اس راہ میں خرچ کرنے کے عادی ہیں اور جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ان سے کیسا سلوک ہوا کرتا ہے۔ لیکن کچھ بزدل بھی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ان کو بہت کچھ دیا ہے اور میرے علم میں ہیں مگر ان کو خدا کے دئے ہوئے مال میں سے خدا کی خاطر خرچ کرنے کی توفیق ہی نہیں ملتی۔ تو وہ سب جو میری یہ بات سن رہے ہیں ان سے میں اپیل کرتا ہوں کہ اپنے حالات پر نظر ثانی کریں کیونکہ اللہ سے تو چھپا نہیں سکتے۔ جو خدا نے آپ کو خود عطا فرمایا ہے۔ اور اس کی راہ میں خرچ کرنے سے ڈرتے ہیں تو آپ کا مال بھی برباد ہو گا، آپ کی اولادیں بھی برباد ہوں گی اور کبھی بھی آپ کو کوئی فائدہ نہیں ملے گا۔ یہ میرا اعلان عام ہے چیلنج کے طور پر کر کے دیکھ لیں جس نے کرنا ہے اس کے سارے اموال بے برکت ہو جاتے ہیں، اولادیں ہاتھ سے نکل جاتی ہیں اور حسرت کے ساتھ مرتا ہے۔ پس وہ لوگ جو میری بات سن رہے ہیں وہ اپنے حالات پر نظر ثانی کریں۔

اب جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا یہ اب ساری کارروائی جماعت انگلستان کے بس کی نہیں رہی کیونکہ بہت سے چندوں میں پہلے ہی ملوث ہیں اور بہت سے چندوں میں خدا کے فضل سے دل کھول کے حصہ لیتے بھی رہے ہیں اور آئندہ بھی لیں گے اس لئے میں اس تحریک کو ساری دنیا پر وسیع کرتا ہوں۔ مثلاً ربوہ کی تینوں انجمنیں خاص طور پر میری مخاطب ہیں۔ صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید انجمن احمدیہ اور وقف جدید۔ یہ تینوں انجمنیں کوشش کریں کہ جس حد تک وہ بچت کر سکتی ہیں بچت کر کے باقی روپیہ ہمیں مورڈن مسجد کی تعمیر کے لئے اب مہیا کر دیں۔

اسی طرح امریکہ، کینیڈا اور جاپان وغیرہ کی جماعتوں سے بھی میری یہ اپیل ہے کہ اس شرط پر کہ اس کا لازمی چندہ جات پر اثر نہ پڑے اور اپنے چندوں میں سے جو ان کا حصہ ہوتا ہے اس میں سے بچت کر سکتے ہیں اور کرتے ہیں تو یہ رقم جس حد تک ممکن ہو وہ ہماری اس تحریک میں پیش کر دیں۔

جیسا کہ میری ہمیشہ سے عادت ہے کہ ہر تحریک میں مَیں اپنے اور بچوں وغیرہ کی طرف سے دسواں حصہ خود ادا کیا کرتا ہوں۔ تو آج بھی مَیں آپ کے سامنے یہ وعدہ کرتا ہوں کہ انشاء اللہ

اس چندے کا پچاس لاکھ کے چندہ میں سے دسواں حصہ انشاء اللہ میں اپنی طرف سے اور اپنے بچوں کی طرف سے ادا کروں گا۔ اگر اگلے دو سال کے اندر آپ لوگ رقم ادا کر دیں اور میں بھی کوشش کروں گا تو انشاء اللہ ہماری بہت سی مشکلات بھی آسان ہو جائیں گی۔

اب از سر نو یہ کام بہر حال کرنا ہوگا۔ اگر جو نئی کمیٹی ہے اس نے بچت کی اور کچھ رقم اس میں سے بچ گئی تو یہ جماعت ہی کی خاطر بچے گی وہ یا ان کو واپس کر دیں گے جنہوں نے پیش کی تھی باہر والوں کو اور یا ان کی مرضی سے کسی اور نیک کام پر صرف کریں گے۔ مساجد فنڈ بہت ہمارا روپیہ استعمال کر رہے ہیں یعنی مساجد فنڈ کے ذریعہ ساری دنیا میں مسجدیں تعمیر ہو رہی ہیں۔ اس لئے اگر جماعتوں یا چندہ دینے والوں نے اجازت دی تو اس بقیہ رقم کو ہم انشاء اللہ مساجد کی تعمیر ہی میں استعمال کریں گے۔

اس غرض کے لئے ایک نئی کمیٹی میں نے بنادی ہے جس میں مختلف ماہرین کو بھی شامل کیا گیا ہے ارشد باقی صاحب اس کے انچارج ہیں اور ان سب کے مشوروں کے بعد مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ اس کمیٹی کی راہنمائی میں اب جس طرح کام سلیقے سے ہونا چاہئے اسی طرح ہوگا۔ جو کام دیگر ہال وغیرہ کے اوپر ہونا باقی ہے اس کو بالکل سردست نظر انداز کر دیں اور مسجد کی تعمیر میں بہت اچھی محنت کے ساتھ سارے انجینئر مل کر کام کریں تو میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ ایک دو سال کے اندر ہماری مسجد یو۔کے۔ کی سب سے بڑی مسجد بنے گی جس میں سعودی عرب وغیرہ کی تعمیر کی ہوئی مسجدیں ہیں وہ ساری شامل کر کے کہہ رہا ہوں۔ یو۔کے۔ میں ہماری مسجد کے سوا کسی اور مسجد میں نمازیوں کی اتنی گنجائش نہیں ہو سکتی جتنی ہماری مسجد میں مہیا کی گئی ہے۔ تو اس تحریک کے ساتھ میں اب اس خطبہ کو ختم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ ثانیہ سے قبل حضور انور نے فرمایا: ابھی میں خطبہ ثانیہ کے بعد دو سنتیں ادا کرنے والا ہوں کیونکہ میں آنے سے پہلے بھول گیا تھا تو آپ میں سے اگر کسی نے جمعہ کی پہلی دو سنتیں ادا نہ کی ہوں تو وہ بھی کھڑے ہو کر ادا کر لیں اور ورنہ اکثر تو گھر سے لوگ پڑھ کے ہی آتے ہیں۔

بقیہ صفحہ: (1)

ہی جب عالم وجود میں آنا شروع ہوا تو ربوبیت نے اسی لمحہ سے کام کرنا شروع کر دیا چنانچہ سائنسدان بتاتے ہیں کہ جب کائنات چھوٹی ہے تو ایک سیکنڈ کے کروڑویں حصہ میں اتنی تیزی سے تبدیلیاں پیدا ہوئیں کہ آج بہت غور کر کے ہم سمجھتے ہیں کہ کیا ہوا ہوگا لیکن اس سے پہلے کچھ بھی نہیں تھا اور بہت تیزی کے ساتھ عالم رونما شروع ہوا۔ اور اِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ کا نظارہ ہم نے دیکھا کہ کائنات پھیلی ہے اور تیزی کے ساتھ پھیلتی چلی گئی ہے اور جوں جوں پھیلی ہے اس کی ربوبیت ہو رہی ہے اور ربوبیت کے ذریعہ ہر ادنیٰ حالت کو اعلیٰ حالت میں تبدیل کیا گیا۔ خطبہ جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا یہی ربوبیت ماں اپنے بچے کی کرتی ہے یعنی پیدا کیا پھر اس کے بعد ربوبیت کے ساتھ اسے چھوٹے سے بڑا کیا اور بڑے سے اور بڑا کیا یہاں تک کہ جب تک وہ بڑے ہو کر بالغ ہو کر آزاد نہیں ہو گیا ماں کئی قسم کی ربوبیت کرتی چلی جاتی ہے لیکن اللہ اور ماں کی ربوبیت میں ایک نمایاں فرق یہ ہے کہ ماں تو اپنی زندگی کی خود بھی مالک نہیں ہے کیا پتہ بچہ پیدا ہو اور ماں فوت ہو جائے یا ربوبیت کے کسی ایک مقام پر کھڑا ہو تو ماں فوت ہو جائے یا کسی وقت اس سے چھین لیا جائے میاں بیوی میں طلاق بھی ہو جایا کرتی ہے۔ تو ماں کی ربوبیت ایک عارضی ربوبیت ہے جس کے متعلق یقین سے کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ کب تک جاری رہے گی اور آیا اچھی ربوبیت ہوگی کہ بری ربوبیت ہوگی اچھی ماؤں کے قدموں تلے جنت بھی ہے اور بری ماؤں کے قدموں تلے جہنم بھی ہے تو یہ ربوبیت کا مضمون بہت ہی وسیع ہے اگر اس کے بعض پہلوؤں پر ماں کی نسبت سے ہی بیان کرنا شروع کیا جائے تو ایک گھنٹہ کا خطبہ بہت چھوٹا ثابت ہوگا۔

فرمایا بہر حال خدا تعالیٰ کی صفات حسنہ کا مضمون بہت ہی عظیم الشان مضمون ہے اس کے بعد حضور انور نے ترمذی کی احادیث کے حوالے سے خدا تعالیٰ کے ۹۹ ویں نام بیان فرمائے اور فرمایا جو اللہ تعالیٰ کی صفات اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے جنت میں جاتا ہے۔ کچھ صفات تنزیہہ ہیں اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات میں ہیں اور انسان میں پائی ہی نہیں جاتیں اور جو صفات صفاتی ہیں ان کا احاطہ کیا جا سکتا ہے جس حد تک اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ فرمایا یہ کوشش لامتناہی کوشش ہے اور اس میں سب سے آگے بڑھنے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنہوں نے ۹۹ ناموں کی خبر دی ہے لیکن خدا تعالیٰ کے نام اور بھی ہیں۔ اور کچھ اِس زمانے میں بھی صفات ظاہر ہو رہی ہیں۔

پس صفات باری تعالیٰ کا مضمون لامتناہی مضمون ہے اور ختم نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد حضور نے اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام بیان فرمائے۔ اور فرمایا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی صفات کو جزوی طور پر اپنے اندر اپنا سکتے ہیں۔ فرمایا اللہ نام سمیت اللہ کے سو نام ہیں اور جو ان کا مظہر بننے کی کوشش کرے گا جنت میں داخل ہوگا۔

اس کے بعد حضور نے ایک طویل حدیث قدسی بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو میں نے ظلم اپنی ذات پر حرام کر رکھا ہے پس کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی اس صفت کے مطابق اپنے آپ کو ظلم حرام کرنے والا قرار دے ہر طرح کے مظالم انسان کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بندے پر کسی قسم کا ظلم نہیں کرتا۔ اس کے بعد حضور نے صلہ رحمی کے متعلق نصائح فرمائیں۔ ایک حدیث حضور نے یہ بیان فرمائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں جو چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور بڑے کا شرف نہیں پہچانتا ادب نہیں کرتا۔ ایک اور حدیث بیان فرمائی کہ مومنوں کی مثال ایک جسم کی سی ہے جس کا ایک حصہ بیمار ہو تو اس کی وجہ سے سارا جسم بے چینی اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ فرمایا مومن تو ناواقفوں کے دُکھ کو بھی اپنا دُکھ سمجھتا ہے اور اس پر بے چین ہو جاتا ہے۔ فرمایا اگر یہ صفت تم میں نہیں ہے تو پھر تم حقیقی مومن نہیں ہو۔ مومن اپنے بھائیوں کی تکلیفوں پر نظر رکھتا ہے اور جہاں تک طاقت ہو اس تکلیف کو دور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

آنحضرت صلعم نے فرمایا رحم کرنے والوں پر رحمٰن خدا بھی رحم کرے گا۔ تم اہل زمین پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ فرمایا رحمت ہی ہر چیز پر حاوی ہے رحمت اور رحمانیت نہ ہو تو کچھ بھی نہیں۔ بعض پہلو سے ربوبیت پہلے ہے اور رحمانیت اور رحیمیت بعد میں آتی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پہلو سے ربوبیت کو پہلے قرار دیا ہے لیکن غور کرو تو رحمانیت ربوبیت سے بھی پہلے نظر آتی ہے۔ فرمایا خدا تعالیٰ کی تخلیق حیرت انگیز ہے اس کی صفات پر جتنا غور کریں لامتناہی ہے آخر پر حضور نے فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نہ صرف ہمیں ان پر غور کرنے کی توفیق دے گا بلکہ انہیں اپنانے کی بھی توفیق دے گا۔

اعلان نکاح

مورخہ ۲ مارچ ۲۰۰۱ء کو بعد نماز جمعہ احمدیہ مشن ہاؤس چنتائی (مدراس) میں خاکسار نے مکرم ندیم احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر شاہد احمد صاحب آف نیویارک (امریکہ) کے نکاح کا اعلان عزیزہ آمنہ محمود صاحبہ بنت مکرم قیصر محمود صاحب آف مدراس کے ساتھ پانچ ہزار ڈالر امریکن حق مہر پر کیا۔

عزیز ندیم احمد صاحب اور عزیزہ آمنہ محمود صاحبہ پرانے احمدی خاندانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ندیم احمد صاحب کے دادا محترم شیخ محمد رفیق صاحب آف مدراس ہیں اور پڑدادا حاجی محمد ابراہیم صاحب ہیں۔ (جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی زندگی میں دیکھا لیکن بیعت کی سعادت حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ہاتھ پر ملی) اسی طرح ان کی دادی محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ حضرت ڈاکٹر محمد حشمت اللہ خان صاحب صحابی ذاتی معالج خصوصی حضرت المصلح الموعودؓ کے بڑے بھائی محترم یوسف خان صاحب کی بیٹی ہیں۔ اور عزیز ندیم احمد صاحب کی والدہ محترمہ سائقہ بیگم صاحبہ محترم سید محی الدین احمد صاحب ایڈوکیٹ رانچی جنہیں تقسیم ملک کے بعد صدر انجمن احمدیہ کی جائیدادوں کی واگذاری کے سلسلہ میں نمایاں آنریری خدمات کی توفیق ملی کی بیٹی ہیں۔

عزیزہ آمنہ محمود صاحبہ کے دادا محترم شیخ محمد رفیق صاحب ہیں اور نانا محترم منیر احمد صاحب بانی کلکتہ ابن محترم میاں محمد صدیق صاحب بانی (جنہوں نے ۱۹۱۸ء میں بیعت کی تھی اور ۱۹۷۴ء میں بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی) ہیں۔

محترم ڈاکٹر شاہد احمد صاحب نیویارک امریکہ کی خواہش تھی کہ میں ان کے بیٹے کے نکاح کا اعلان مدراس آکر کروں اس کی منظوری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت مرحمت فرمائی تھی۔

قارئین بدر سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندان کیلئے باعث خیر و برکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ (اعانت بدر -/۲۰۰) (مرزا وسیم احمد ناظر اعلیٰ قادیان)

● عزیزہ عطیۃ القدوس صاحبہ بنت مکرم سید محمد عبد الباقی صاحب ساکن برہ پورہ (بہار) کا نکاح مکرم انوار اللہ فضل احمد صاحب ابن مکرم اے کے رضی احمد صاحب مرحوم ساکن مونگھیر (بہار) کے ساتھ مبلغ اکاون ہزار روپے (-/۵۱۰۰۰) حق مہر پر مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مورخہ ۲۰۰۰-۱۱-۱۸ کو مسجد اقصیٰ قادیان میں پڑھا۔

احباب سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (بشارت احمد حیدر شعبہ رشتہ ناطہ قادیان)

درخواست دُعا

مکرم سپور خان صاحب کی دینی و دنیاوی ترقیات کاروبار میں برکت والدین کی لمبی عمر پانے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر -/۱۰۰) غلام حیدر خان معلم وقف جدید تالبر کوٹ)

غلام مصطفیٰ تبسم صاحب

گوشت کا استعمال اور احتیاط

ہم زیادہ عرصہ تک گوشت کو آسانی سے ہضم نہیں کر سکتے۔ جب بھی ہم گائے یا بکری کا گوشت کھاتے ہیں خواہ وہ سینڈوچ کی صورت میں کھائیں یا قورمہ کباب کی صورت میں۔ زبان کے چٹخارے کے ساتھ ساتھ ہم اس میں شامل تمام Fats اور Cholestrol بھی اپنے خون میں شامل کرتے چلے جاتے ہیں جن کی زیادتی کسی صورت بھی اچھی نہیں جبکہ White Meat جس میں مرغی اور مچھلی کا گوشت شامل ہے ہماری غذائیت کے اعتبار سے کافی حد تک قابل قبول ہوتا ہے۔ آج کل لوگ گائے اور بکری کے گوشت سے اجتناب برتنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم میں سے بہت سے لوگوں نے تو گائے اور بکری کے گوشت کو بالکل ہی ختم کر دیا ہے اور اس طرح کرنے سے فربہ اندام لوگ بہت حد تک اپنا وزن کم کرنے کیلوریز بچانے میں کامیاب نظر آتے ہیں۔ آج کل بہت سے ماہرین غذائیت اس رجحان پر بھرپور توجہ دے رہے ہیں ان کے مطابق اگر گوشت کھانا بالکل بند کر دیا جائے تو غذا میں شامل بہت سی چیزیں جو کہ انسانی جسم کیلئے ضروری ہوتی ہیں ان کا جسم کو ملنا بہت مشکل ہو جائے گا۔

مثال کے طور پر ہم Protein کی بات کرتے ہیں۔ پروٹین ہمارے جسم میں 22 امائنو ایسڈ Amino Acid لیکر داخل ہوتا ہے جبکہ ہماری جسمانی قوت صرف 13 پروٹین خود سے تیار کرنے کی اہل ہوتی ہے۔

اگر گوشت کھانا بالکل بند کر دیا جائے تو پھر باقی 9 پروٹینز کا انتظام ہمیں اپنی غذاؤں سے کرنا بہت ضروری ہو جاتا ہے۔ گوشت میں موجود پروٹین ان 9 امائنو ایسڈ Amino Acid کی کمی کو بخوبی پورا کر سکتا ہے جبکہ سبزیاں، اناج اور میوے وغیرہ اس کمی کو پورا نہیں کر سکتے۔ ان سبزیوں، اناج اور میوہ جات وغیرہ سے مکمل غذائیت حاصل کرنے کیلئے ہمیں اپنی روز مرہ کی غذا کو ترتیب دینا پڑتا ہے اور ایک طرح سے کھانوں کے مکمل سیٹ بنانے پڑیں گے جو کہ یقیناً ہم میں سے بہت کم لوگ صحیح طریق سے کر سکتے ہیں۔

جو پروٹین گوشت سے حاصل کیا جا سکتا ہے وہ غذائیت کو متوازن کرنے کیلئے ایک ضروری چیز ہے۔ ضروری نہیں کہ ہم زیادہ مقدار میں گوشت استعمال کریں گوشت کا استعمال مکمل طور پر بند کر دینا بھی مفید نہیں۔

بہتر یہ ہے کہ سبزیوں اور دیگر خور و نوش کی اشیاء کے ساتھ کم مقدار میں گوشت کا استعمال جاری رکھا جائے اس طرح ہم اپنی غذا کا توازن برقرار رکھنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

گوشت ہمارے خون میں شامل ایک خاص عنصر Iron کیلئے بھی بہت ضروری ہے۔ ہمارے خون کے خلیوں میں Heamoglobin ہوتا ہے جو خون کو Oxygen فراہم کرتا ہے اگر خون میں Iron کی کمی ہو جائے تو Heamoglobin کی بھی کمی ہو جاتی ہے جو کہ خطرناک ہے۔ گوشت میں موجود Iron خون میں آسانی سے جذب ہو جاتا ہے اور اس کے علاوہ Iron جذب کرنے میں مدد دیتا ہے۔ Vitamin B Complex کیلئے بھی گوشت ایک ذریعہ ہے جو کہ ہمارے جسم میں توڑ پھوڑ کے عمل جس کو Metabolism کہتے ہیں کیلئے بہت ضروری ہے ان تمام مندرجہ بالا فوائد کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم کسی بھی طرح یہ نہیں کہہ سکتے کہ گوشت ہمارے لئے نقصان دہ ہے۔

یقیناً اس کی زیادتی ہمارے لئے نقصان کا باعث ضرور ہو سکتی ہے مگر مکمل طور پر گوشت سے اجتناب برتنا صرف ہمارے دیگر جسمانی اعضاء بلکہ Taste Buds کیلئے بھی نقصان دہ ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں گوشت کا کاروبار کرنے والی تمام کمپنیاں اس بات کو محسوس کر چکی ہیں کہ گوشت کے اندر موجود تمام Fats کو قابل قبول حد تک کم کر دیا جائے۔ لہٰذا جانوروں کی دیکھ بھال کے وقت ان کے کھانے پینے کا انتظام اس طرح کیا جاتا ہے کہ وہ فربہ نہ ہو سکیں اور بہت نارمل رہیں۔ اس طرح جو گوشت حاصل ہوتا ہے وہ بہت حد تک Fats سے مبرا ہوتا ہے۔

ہم لوگ گوشت کو بالکل ختم کر دینے کی بجائے اگر خود ہی گوشت میں سے Fats کو کاٹ کر الگ کر دیں تو یقیناً ہم ایسا گوشت کھا سکتے ہیں جس میں کیلوریز یا صحت کیلئے کوئی خطرہ نہ ہو۔ اگر ہم صحیح کھانا کھانے کیلئے طریقے استعمال کریں، شاپنگ صحیح طریق پر کریں صاف ستھرا گوشت خرید کر کھائیں تو ایک متوازن غذا کھانے کے ذریعے ہم صحت مند رہ سکتے ہیں۔

صحیح گوشت کیسے حاصل کیا جائے؟

سب سے پہلے تو ہمیں اس بات کا خیال رکھنا بہت ضروری ہوتا ہے کہ جو گوشت ہم خرید رہے ہیں وہ جسم کے کس حصے کا ہے کیونکہ تمام جسم کا گوشت ایک جیسا نہیں ہوتا۔ مختلف حصے کیلوریز اور Fats کی مختلف مقدار لئے ہوتے ہیں۔

اگر خریدے ہوئے گوشت کے ٹکڑوں کے ساتھ سفید حصہ زیادہ ہو تو ظاہر ہے کہ وہ چربی ہے جو کاٹ کر الگ کر دینے میں ہی عقل مندی ہے۔

بغیر چربی کے صاف گوشت استعمال کریں اگر آپ قیمہ لینا چاہتے ہیں تو گوشت کا ایک صاف ٹکڑا خرید کر اسے گھر میں پیس لیں یہ سب سے بہتر ہے یا گھر میں پیسنے کا انتظام نہ ہو تو ایک صاف ٹکڑا خرید کر اس کا دوکاندار سے قیمہ بنوا لیا جائے۔

پکانے کا صحیح طریق

گوشت پکانے کا صحیح طریق تو یہی ہے کہ جتنی چربی نظر آ رہی ہو تمام کاٹ کر پھینک دی جائے اگر ہو سکے تو پسلیوں کے گوشت میں سے بھی تمام چربی نکال دینا ہی بہتر ہوتا ہے۔ کھانا پکانے کے کئی طریقے ایسے ہیں جن سے بہتر نتائج حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ یعنی لذیذ اور بغیر چربی کا کھانا کم تیل یا گھی استعمال کر کے ہلکا شوربہ بن سکتا ہے پکا ہوا Roasted یا Grilled گوشت بھی مفید ہے۔ مرغن کھانا جیسے قورمہ، بریانی وغیرہ تو کسی طور پر بھی صحت کیلئے اچھے نہیں نہ صرف گوشت بلکہ اس میں موجود مصالحہ جات کی زیادتی بھی ہمارے لئے نقصان دہ ہے ہلکا سیکا ہوا گوشت جس میں ذائقہ لانے کیلئے آپ ہلکے مصالحہ، سرکہ، لیموں وغیرہ استعمال کر سکتے ہیں یہ وٹامنز برقرار رکھنے کیلئے بہت مفید ہے۔

کیونکہ لال گوشت Fats کی زیادتی اور اس کے نتیجے میں ہونے والی دل کی بیماریوں کیلئے مشہور ہے متوازن غذا نہ ہونے کی وجہ سے بھی کبھی تو جسم میں Fats کی کمی بھی ہو جاتی ہے اور اس کے علاوہ صحیح معلومات نہ ہونے کی وجہ سے جو کھانا استعمال کیا جاتا ہے وہ غذائیت کے اعتبار سے بھی مناسب نہیں ہوتا بیرون ملک تو گوشت کی بجائے انڈے اور پنیر کا استعمال بکثرت ہو رہا ہے۔ ڈائٹنگ کرنے والے لوگ اپنی غذا میں گوشت کا استعمال ختم کر کے یہ سمجھتے ہیں کہ اپنی کیلوریز کو کم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ ایسا ہوتا تو ہے مگر گوشت کا استعمال مکمل طور پر بند ہرگز نہیں کرنا چاہئے۔ اس سے ہمارے جسم میں کمی واقع ہو جاتی ہے ہر چیز کا متوازن ہونا ضروری ہے۔

جو لوگ گوشت کھانا بالکل بند کر چکے ہیں یقیناً وہ دوبارہ گوشت کی طرف مائل ہو سکتے ہیں۔ اگر ہم ہفتہ میں تین دن آٹھ گرام گوشت کھائیں تو ہماری جسمانی ضروریات کیلئے بہت کافی ہوتا ہے۔ کھانوں میں گوشت کو خاص ڈش رکھنے کی بجائے اگر سائڈ ڈش بنا لیا جائے تو بہتر ہے۔ سبزیوں کا استعمال زیادہ ہونا چاہئے۔ گوشت کے ساتھ سبزیوں کے کئی Combinations بنائے جا سکتے ہیں۔

یہاں پھر وہی بات آ جاتی ہے کہ متوازن ہر چیز اچھی ہوتی ہے۔ ہر انسان میں صلاحیتیں موجود ہوتی ہیں۔ کھانا پکانا بھی ایک آرٹ ہے۔ تمام ڈشیں کسی نہ کسی کی ذہنی پیداوار ہیں۔ ہم بھی اپنی ذہنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر ایسی ڈشیں ترتیب دے سکتے ہیں جو کہ نہ صرف لذیذ ہوں بلکہ غذائی اعتبار سے مفید بھی ہوں۔ (ماہنامہ کچن اگست ۱۹۹۹ء

بشکریہ روزنامہ الفضل ربوہ 4.3.2001)

روایتی
زیورات
جدید فیشن
کے ساتھ

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
Ph: SHOWROOM : 237-2185,236-9893 WAREHOUSE : 343-4006, 343-4137 RESI : 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX : 91-33-236-9893

یاد رفتگاں

محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب مرحوم مبلغ اسلام کی یاد میں

﴿سید ساجد احمد امریکہ﴾

مَیں ۷؍ جنوری کے دن مسجد بیت الرحمٰن واشنگٹن میں تھا کہ ناگہاں جماعت امریکہ کے جنرل سیکرٹری مکرم مسعود ملک صاحب کی آواز لاؤڈ سپیکر پر مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم کے پاکستان میں اس جہان فانی سے گزر جانے کے اعلان کے لئے بلند ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مکرم کلیم صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے معروف مبلغ اور خادم تھے۔ نہیں چار بڑے براعظموں کے مختلف ممالک میں جماعت کی خدمت کا موقع ملا۔ خداوند کریم انہیں اپنے قرب میں جگہ دے۔ آمین۔

سب سے پہلے افریقہ میں مجھے ان کے ساتھ بطور واقف ٹیچر کچھ وقت گزارنے کا موقع ملا۔ میرے وہاں پہنچنے پر انہوں نے بہت ہی قیمتی نصائح اور ہدایات سے نوازا اور بطور مبلغ انچارج ہمارے آرام اور ہماری ضروریات کے پورا کرنے کے لئے ہر طرح سے مدد فرمائی۔

اس کے بعد مجھے ان کے ساتھ کیلیفورنیا میں کام کرنے کا موقع ملا جبکہ وہ وہاں اس علاقہ کے مبلغ تھے۔ ان کی وفات کا اعلان سننے پر ان کی بہت سی یادیں ذہن میں بجلی کی کوند کی طرح گزر گئیں۔ یہاں چند ایک ایسی باتوں کا ذکر کرنا مناسب ہوگا جو ایک مبلغ کی دینی خدمت کے جوش کا ایک عکس پیش کرتی ہیں اور خداوند کریم نے اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے جو نظام احمدیت کی صورت میں دنیا میں قائم کیا ہے اس کی جھلک دکھاتی ہیں۔

آپ بچوں، بڑوں اور سب سے نیکی، ہمدردی اور دوستی کا سلوک رکھتے۔ بچے ان کی گود میں بے تکلف جا بیٹھتے تو اپنے کپڑوں پر سلوٹیں آنے کی فکر نہ رکھتے۔ ہر کسی سے پیار محبت سے ملتے اور تقریر کے دوران میں چھوٹے بچے ان کی میز پر چڑھ کر کھیلتے بھی رہتے تو برا نہ مناتے۔ اجلاس سے پہلے اور بعد دوستوں کے ساتھ بلا تفریق بیٹھتے اور ہر کسی کی بری بھلی نہ صرف سنتے بلکہ اس میں ان کے شریک بنتے۔ احباب کو ان کے گھروں میں بھی جاکر ملتے اور ان میں بھی چھوٹے بڑے کا فرق نہ کرتے۔ مبلغ ہونے کے باوجود اپنی بڑائی نہ جتاتے۔ بے تکلف اور عوامی زبان میں حسب مراتب گفتگو کرتے۔

آپ سادہ زندگی بسر کرتے اور سادہ اور ستھرا لیکن باوقار لباس پہنتے۔ عموماً پگڑی کا اہتمام فرماتے اور مجمع میں نظر آجاتے۔ ہمیشہ باریش رہے۔ تقریر بلند آواز سے فرماتے۔ چند سو کے مجمع میں لاؤڈ سپیکر کی ضرورت نہ پڑتی۔ ٹھہر ٹھہر کر سمجھا سمجھا کر تقریر کے فقرے بولتے۔ نہ تو بہت کم رفتار سے کہ لوگ سو جائیں اور نہ ہی اتنی تیزی سے کہ مفہوم سر کے اوپر سے گزر جائے۔

بہت عبادت گزار، دعاگو اور خدا ترس انسان تھے۔ نماز بھی نبی پاک ﷺ کے ارشاد کی تعمیل میں میانہ روی سے پڑھاتے۔ نہ تو اتنی لمبی کہ بوجھ بنے اور نہ اتنی مختصر کہ توجہ ہی پیدا نہ ہو۔

افریقہ سے امریکہ واپس آتے ہوئے میں یورپ کے کچھ ملکوں میں ٹھہرا۔ جہاں یورپ میں جماعت احمدیہ کی اسلام پھیلانے کی کوششوں کو مساجد اور مبلغین اور جماعتوں اور نئے مبایعین کی صورت میں بچشم خود دیکھنے کا موقعہ ملا۔ یہ بھی دیکھا کہ ناساعد حالات میں بہت ہی کم سرمایہ سے اعلائے کلمۂ اسلام کا ضروری کام کتنی محنت اور محبت اور دلجمعی سے کیا جا رہا تھا۔ اور بہت سی باتوں کے علاوہ ایک بات جو میں نے نوٹ کی وہ یہ تھی کہ جوں ہی ربوہ سے الفضل کا تازہ پرچہ آتا فرانکفورٹ میں متعین مولانا جلال شمس صاحب خطبہ اور ضروری حصوں کی نقول فرما کر جرمنی میں مقیم سب احمدی خاندانوں کو بڑے اہتمام سے، جتنی جلدی ہو سکتا بھجواتے۔ ان کا یہ طریق کار میرے دل میں بیٹھ گیا اور بہت بھایا۔ خلیفۂ وقت کا خطبہ ہر احمدی کے لئے ہفتہ وار روحانی غذا ہے۔ چونکہ وقت کے تقاضوں کے پیش نظر یہ خطبے ارشاد فرمائے جاتے ہیں اس لئے ہر احمدی کے لئے ان دنوں کے لئے خاص طور پر اور عمر بھر کے لئے عام طور پر ایک مشعل راہ ہیں۔ اور ان کا ہر احمدی تک فوراً پہنچنا ضروری ہے۔ یہی ضرورت تھی جو بعد میں کیسٹس کے ذریعے دنیا بھر میں پوری کی گئی اور اب مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ (MTA) کے ذریعہ تمام عالم میں پوری کی جا رہی ہے۔

جب مولانا صاحب کا کیلیفورنیا میں تقرر ہوا تو انہوں نے قرآنی ہدایت وَاَمْرُهُمْ شُورٰى بَيْنَهُمْ کے مطابق مجھ سے پوچھا کہ جماعت کے لئے کیا خدمت کی جا سکتی ہے۔ یہ بات ذہن میں آئی اور میں نے آپ سے اس کا ذکر کر دیا۔ انہیں بھی بہت پسند آئی اور مقامی جماعت کی تربیت اور تعلیم کے لئے اس کی ضرورت بھی تھی۔ انہوں نے فوراً اس پر عمل شروع کر دیا۔ شروع میں الفضل سے اور بعد میں جماعت کی دیگر کتب ورسائل سے ضروری حصے نقل کر کے احباب کو بھجوانے شروع کر دئے۔ پہلے ایک ورق، پھر دو اور پھر صفحات ضرورت کے مطابق بڑھتے گئے۔ پہلے ان ترسیلات کا کچھ نام نہ تھا۔ کچھ عرصہ بعد اس پرچے کا نام النور رکھ دیا گیا۔ جو بالکل اس کی ماہیت کے مطابق ہے۔ جلد ہی النور مہینہ میں دو بار چھپنا شروع ہو گیا۔ پہلے صرف امریکہ کے مغربی ریجن کے احمدیوں کو بھیجا جاتا تھا۔ مرکز نے اس کی افادیت کو محسوس کیا، مرکز کی ہدایت کے مطابق آپ نے اسے سارے ملک امریکہ کے احمدیوں کو بھجوانا شروع کر دیا۔

النور کی مقبولیت کے ساتھ اس بات کی ضرورت شدت سے محسوس کی گئی کہ انگریزی بولنے والے احمدیوں کو بھی ان برکات میں شامل کیا جائے۔ چنانچہ احمدیہ گزٹ بھی آپ نے بنانا شروع کر دیا جو کیلیفورنیا سے سارے ملک کے احمدیوں کو بھیجا جاتا۔

مقامی جماعت کے پاس اس وقت اتنی طاقت نہ تھی کہ اعلیٰ قسم کا برقی ٹائپ رائٹر مہیا کر سکتی۔ اس وقت کمپیوٹر کا اتنا رواج نہ تھا۔ آپ کو دونوں ہاتھوں کی ساری انگلیاں استعمال کر کے ٹائپ کرنے کی مشق نہ تھی۔ چنانچہ ٹائپ رائٹر پر ایک ایک حرف دبا کر معمولی ٹائپ رائٹر پر مضمون تیار کرتے۔ بہت جگہ پتہ کرنے کے بعد برکلی میں ایک سستا ٹائپ سیٹ کرنے والا شخص ڈھونڈا تاکہ ٹائپ شدہ مضامین کو چھپنے کے قابل صورت میں صفحۂ قرطاس پر ڈھالا جا سکے۔ مضمون بس اور ریل کا سفر کر کے وہاں لے جاتے اور جب وہ سیٹ کر لیتا تو دوبارہ مضمون لینے جاتے۔ پھر وہ مضامین لے کر بس اور ریل کے ذریعہ سان ہوزے میں ہمارے گھر لاتے اور ہم رات گئے تک ان مضامین کو احمدیہ گزٹ بنانے کے لئے کالم بہ کالم، صفحہ بہ صفحہ خوش نظریٔ احباب کے لئے سجاتے اور پریس کے چھاپنے کے لئے کیمرہ ریڈی کاپی تیار کرتے۔ پھر مولانا کیمرہ ریڈی کاپی لے کر بس اور ریل کا سفر کرتے پریس دے کر آتے۔ گزٹ اور النور کو سارے ملک میں تقسیم کے لئے بڑی تعداد میں چھپوانا پڑتا تھا۔ آپ کے پاس کار نہ تھی، نہ لائسنس۔ کبھی کبھار کوئی دوست مدد کے لئے مل جاتے کیونکہ یہ کام عموماً دن کو ہوتے جبکہ احباب اپنے اپنے کاموں میں گئے ہوتے۔ چنانچہ آپ بڑے بڑے وزنی ڈبے اپنے دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر پریس سے بس اور ریل پر سفر کرتے اپنے گھر لے جاتے۔ سٹیشن ان کے گھر سے کچھ دور تھا۔ اگر میں نے ان سے استفسار نہ کیا ہوتا تو مجھے بالکل علم نہ ہوتا کہ وہ یہ سب وزن خود اٹھا کر پریس سے گھر تک لاتے تھے۔

عموماً جمعہ اور اختتام ہفتہ احباب مشن میں آتے تھے۔ اور جماعتی ضرورتوں میں ہاتھ بٹاتے تھے۔ سو اگر تو النور یا گزٹ جمعرات یا جمعہ کی صبح تیار ہوتا تو احباب کی مدد سے ان پر پتے لگا لیتے۔ لیکن اگر کسی اور روز چھپتا تو پھر انتظار نہ کرتے اور خود ہی احباب کے پتوں کے لیبل لگا لیتے اور پھر اس سارے وزن کو دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر دوستوں کو بھجوانے کے لئے ڈاکخانہ لے جاتے۔ اس کا بھی انہوں نے میرے پوچھنے کے بغیر ذکر نہیں کیا۔ اسی طور پر وہ مہینہ میں تین شمارے شائع کرتے۔ النور کے دو اور گزٹ کا ایک۔

ایک دفعہ مجھے بتانے لگے کہ انہوں نے انگریزی میں کیسے مہارت حاصل کی۔ انہوں نے بتایا کہ کسی تقریر میں، کسی تحریر میں غرضیکہ جہاں بھی انہیں کوئی موزوں اور منفرد لفظ، فقرہ یا الفاظ کی بناوٹ نظر آتی وہ اسے سمجھنے اور یاد رکھنے کی کوشش کرتے اور پھر اسے حسب ضرورت مناسب طور پر اپنی تحریر و تقریر میں استعمال کرتے۔ آپ کا انگریزی زبان میں مہارت حاصل کرنے کا یہ طریق ہمارے پیارے نبی ﷺ کے ارشاد عالی اَلْحِكْمَةُ ضَآلَّةُ الْمُؤْمِنِ پر عمل کر کے فائدہ حاصل کرنے کا نہایت ہی عمدہ نمونہ پیش کرتا ہے۔

انہوں نے انگریزی زبان میں کئی بہت ہی عمدہ مضامین لکھے اور تصانیف کیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایک دفعہ ان کی ایک کتاب میں ان کا ایک مضمون دیکھ کر جماعت کے ایک معزز رکن مجھ سے پوچھنے لگے کہ کیا یہ مضمون واقعی کلیم صاحب کا ہے یا کسی اور کا مضمون ان کی کتاب میں شامل کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ معلوم نہیں ہوتا کہ کلیم صاحب جیسے سادہ لوح، سادہ مزاج شخص نے ایسے اعلیٰ پایہ کا یہ مضمون لکھا ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ جب خداوند عالی کے سلسلہ کے خادم اس کے دین کی خدمت کے لئے صدق دل سے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں تو ان کی زبان اور قلم میں انبیاء اور ان کے خلفاء کی دعاؤں کی برکت سے غیر معمولی اثر اور شان پیدا ہو جاتی ہے۔

خداوند کریم سے دعا ہے کہ وہ ان کی خدمت و محبت کو شرف قبولیت بخشے اور اپنے قرب میں جگہ دے۔ آمین۔

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اللھم انا نجعلك فی نحورھم ونعوذبك من شرورھم۔

قرآن کریم کی تلاوت کی غرض

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"لوگ قرآن شریف پڑھتے ہیں مگر طوطے کی طرح یونہی بغیر سوچے سمجھے چلے جاتے ہیں۔ جیسے ایک پنڈت اپنی پوتھی کو اندھا دھند پڑھتا جاتا ہے۔ نہ خود سمجھتا ہے اور نہ سننے والوں کو پتہ لگتا ہے۔ اسی طرح پر قرآن شریف کی تلاوت کا طریق یہ رہ گیا ہے کہ دو چار سپارے پڑھ لئے اور کچھ معلوم نہیں کہ کیا پڑھا۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہ سُر لگا کر پڑھ لیا اور ق اور ع کو پورے طور پر ادا کر دیا۔ قرآن شریف کو عمدہ طور پر اور خوش الحانی سے پڑھنا بھی ایک اچھی بات ہے۔ مگر قرآن شریف کی تلاوت کی اصل غرض تو یہ ہے کہ اس کے حقائق اور معارف پر اطلاع ملے اور انسان ایک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرے"۔

(ملفوظات جلد اول جدید ایڈیشن صفحہ ۲۸۴،۲۸۵)

(مرسلہ: ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد، تعلیم القرآن وقف عارضی)

ذکرِ خیر محترم جناب محمد رشید الدین صاحب آف کراچی

آپ دو سال کی علالت کے بعد 10 فروری 1999 بروز بدھ 10 بجے رات 73 سال کی عمر میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ پیدائشی احمدی تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد مبارک میں پیدا ہوئے۔ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی کے پوتے۔ صحابی اور صحابیہ کے بیٹے اور صحابیات کے بھتیجے اور صحابی کے داماد ہونے کا شرف حاصل تھا۔

آپ کے دادا حضرت مولوی محمد وزیر الدین رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے 313 اصحاب میں سے تھے اور صحابہ میں آپ کا نمبر 14 تھا۔ (بحوالہ تتمہ انجام آتھم)

آپ کے والد جناب محمد عزیز الدین صاحب ؓ سٹیشن ماسٹر بھی صحابی تھے جو سات بہنوں کے اکیلے بھائی تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سے پیدا ہوئے تھے اور نام بھی حضورؑ نے ہی رکھا تھا۔ آپ کی والدہ محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ بھی صحابیہ تھیں۔ دونوں میری امی کے ماموں اور ممانی تھے۔ اسی طرح آپ کی سگی پھوپھی محترمہ مہتاب بی بی صاحبہ ؓ اور پھوپھا محترم جناب مولوی فضل الدین صاحب ؓ بھی صحابی تھے جو میری امی محترمہ فاطمہ الزہراء کے والدین تھے اور خاکسارہ کے نانا جان اور نانی جان تھے۔

میری امی جان بتاتی تھیں کہ اُن کے والد جناب مولوی فضل الدین صاحب اوور سیر تھے جنہوں نے انگریزی حکومت میں انڈیا کے پل اور کئی عمارتیں اپنی نگرانی میں تعمیر کرائیں۔

اسی طرح میری بڑی خالہ محترمہ عزیز بی بیؓ بھی صحابیہ تھیں جنہوں نے صحابیات کے ساتھ مل کر لوائے احمدیت کا سوت کاتا تھا اور منارۃ المسیح پر نام بھی کندہ ہے۔

نیز خاکسارہ امۃ الھادی کے دادا جان محترم جناب فضل محمد صاحب (ہرسیاں والے) بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی اور دادی جان محترمہ برکت بی بی صحابیہ تھیں۔

نیز خاکسارہ امۃ الھادی کے والد صاحب حضرت مولانا ابو البشارت مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بھی صحابی تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک میں آپ کی دعا اور پیشگوئی کے تحت پیدا ہوئے تھے۔ اور آپ کا نام بھی حضورؑ نے ہی تجویز فرمایا تھا۔ آپ کی پیدائش 25-26 دسمبر 1998 کی درمیانی رات کو ہوئی تھی حضرت ابا جان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ میں اپنے والد جناب فضل محمد صاحب کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملاقات کیلئے گیا تو والد صاحب نے فرمایا حضور کی ٹانگیں دباؤ چنانچہ جب میں ٹانگیں دبا رہا تھا تو دیکھا حضور کے ازار بند کے ساتھ چابیوں کا گچھا (یا چابیاں) بندھی ہوئی تھیں۔

نیز خاکسارہ کے والد جناب مولانا ابو البشارت مولوی عبد الغفور صاحب رضی اللہ عنہ اور والدہ محترمہ فاطمہ الزہراء کے نام منارۃ المسیح پر کندہ ہیں۔

خاکسارہ کے میاں جناب **محمد رشید الدین** صاحب مرحوم کل چار بہن بھائی تھے اور آپ سب سے چھوٹے تھے۔

۱۔ سب سے بڑی بہن محترمہ صالحہ بیگم صاحبہ مرحومہ تھیں۔

۲۔ ان کے بعد جناب محمد علیم الدین صاحب مرحوم سابق امیر جماعت اسلام آباد تھے۔

۳۔ ان کے بعد محترم جناب حکیم محمد دین صاحب سابق ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان ہیں اور قادیان میں اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی زندگی اور خدمت دین میں برکت دے آمین۔

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہمارے چھ بچے ہیں۔

۱۔ بڑی بیٹی عزیزہ حلیمہ صاحبہ اہلیہ عزیزم حفیظ الدین صاحب ابن جناب محمد علیم الدین صاحب (سابق امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد)

۲۔ عزیزم ڈاکٹر نصیر الدین صاحب آسٹریلیا میں مع فیملی مقیم ہیں۔

۳۔ عزیزہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ عزیزم محمد شاہد قریشی صاحب ناظم آباد کراچی۔

۴۔ عزیزہ امۃ القادر صاحبہ

۵۔ عزیزہ امۃ المعین صاحبہ

۶۔ عزیزم فاتح الدین صاحب

جب پاکستان بنا تو آپ کلکتہ سے کراچی آئے اور تب سے کراچی میں ہی سروس اور رہائش رہی۔ ربوہ میں پہلے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ہمارا نکاح پڑھایا تھا اور خاکسارہ امۃ الھادی کا نام لیتے وقت ''ہماری بچی'' فرمایا تھا اگلے دن سرگودھا میں شادی ہوئی شادی کے بعد ہم کراچی آ گئے اور جب سے کراچی میں ہی مقیم ہیں۔

مطالعہ کتب

جب ہم شادی کے بعد کراچی آئے تو میرے ابا جان مولانا ابو البشارت مولوی عبد الغفور صاحب رضی اللہ عنہ نے ہمیں سلسلہ کی بہت ساری کتب مطالعہ کیلئے ساتھ دیں۔ جنہیں ہم کئی کئی دفعہ مطالعہ کرتے۔ ان کتب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ایک کتاب مطالبات تحریک جدید بھی تھی جب آپ نے یہ کتاب پڑھی اور اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ پڑھے کہ جو احمدی میری بیعت کی ذرا بھی قدر و قیمت سمجھتا ہے وہ سینما نہ دیکھے۔

یہ فقرہ پڑھتے ہی آپ نے کہا کیا میں اتنا بھی گیا گزرا ہوں کہ اپنے خلیفہ کی بیعت کی قدر و قیمت نہ سمجھوں چنانچہ اسی دن عہد کیا کہ میں اب ہرگز ہرگز کبھی سینما نہیں دیکھوں گا اور آخر وقت تک اس عہد پر قائم رہے اور دوستوں کے اصرار پر اور بار بار ٹکٹ کی پیشکش کرنے کے باوجود کبھی سینما نہ دیکھا۔ اور اسی وجہ سے کبھی ہمارے کسی بچے کا سینما کی طرف رجحان نہیں ہوا۔

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہمارے پانچ بچے موصی ہیں جو کہتے ہیں ہم موصی ہیں ہم سینما نہیں دیکھیں گے۔

اسی طرح آپ کو پان سگریٹ وغیرہ کی بھی قطعی کوئی عادت نہ تھی اور نہ ہی بچوں میں یہ عادت آئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے سبب۔ تفاسیر احادیث۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تفاسیر اور کتب اور سلسلہ کی سب کتب بڑے اہتمام سے خرید کر رکھتے اور مطالعہ کرتے سلسلہ کی ہر کتاب گھر میں موجود تھی۔

الفضل۔ انصار اللہ۔ مصباح۔ تشحیذ الاذہان وغیرہ سب رسالہ جات باقاعدگی سے جاری رکھتے جن کا خود بھی اور گھر میں سب ہی شوق سے مطالعہ کرتے جن کی وجہ سے جماعت کے ساتھ پختہ تعلق اور حالات سے واقفیت رہتی۔

خاکسارہ کے ابا جان حضرت مولانا ابو البشارت مولوی عبد الغفور صاحب رضی اللہ عنہ ربوہ سے جب بھی ہمیں خط لکھتے تو ہر خط میں پوچھا ہوتا کہ آج کل سلسلہ کی کون سی کتاب آپ کے زیر مطالعہ ہے۔ چنانچہ ہمیشہ کتب ہمارے زیر مطالعہ رہتیں اس لئے لکھ دیتے کہ آج کل یہ کتاب ہمارے زیر مطالعہ ہے۔

لجنہ کراچی کے صد سالہ پروگرام اشاعت کے تحت جب میں نے کتاب لکھی حضرت رسول کریم ﷺ اور بچے تو میرے نام کے ساتھ اپنا نام پڑھ کر بہت خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ میرا نام بھی ساتھ آ گیا ہے۔

خلفاء سے محبت

خلفاء سے بہت محبت اور پیار اور گہری عقیدت رکھتے اور زندہ تعلق رکھتے۔ ملاقاتیں ہوتیں۔ ہمیشہ دعا کیلئے خطوط لکھتے رہتے ضروری امور میں مشورہ بھی لیتے رہتے اور نذرانہ منی آرڈر سے بھی بھیجتے رہتے۔ ایک دفعہ آپ کو کئی دنوں سے ٹائیفائڈ بخار تھا جو 104 تھا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کراچی تشریف لائے اور خطبہ دیا آپ نے احمدیہ ہال جا کر خطبہ سنا اور جب واپس آئے تو حضور کے دیدار اور خطبہ میں حاضر ہونے کی برکت سے بخار اتر چکا تھا۔

خدمت دین

خدمت دین کا جذبہ بھی بیحد تھا۔ سلسلہ احمدیہ کے ساتھ گہری وابستگی اور پختہ تعلق تھا۔ ہر کام اور ہر تحریک پر لبیک کہتے ہوئے عمل پیرا ہوتے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں خدام میں کارکن رہے جب حضور کراچی تشریف لاتے تو ڈیوٹیاں دیتے ساتھ شامل رہتے ساتھ کھانا کھاتے حضورؓ کے ساتھ خدام کی تصاویر تیں موجود ہیں۔ اس زمانہ میں تبلیغ کیلئے وفد کے ساتھ جاتے مار بھی کھائی چوٹیں بھی آئیں بعد میں بھی جاتے رہتے۔ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور احسان کے ساتھ ہمیشہ ہی خدمت دین کی توفیق پاتے رہے۔ پہلے ہم موٹو مل گارڈن نیو ٹاؤن کراچی میں کئی سال رہے وہاں بھی جماعت کے ساتھ شامل رہتے نمازیں بھی پڑھاتے رہے۔

1971 میں ہم قیادت النور میں اپنے مکان میں گلبرگ میں آئے وہاں بھی ۲۲ سال رہے وہاں النور کے پریذیڈنٹ (صدر) بھی رہے خطبات دیتے نمازیں پڑھاتے پھر زعیم اعلیٰ انصار اللہ بھی رہے اور سیکرٹری وصایا علالت تک رہے النور اور دیگر حلقہ جات میں رمضان المبارک میں قرآن مجید کا درس دیتے رہے گھر میں بھی باجماعت نمازیں پڑھاتے رہتے۔

باوجود اس کے کہ خود بھی ہمیشہ کارکن رہے اور ہمیشہ ہی خدمت دین کی توفیق پاتے رہے خاکسارہ امۃ الھادی نے بھی کراچی میں آپ کی زندگی میں لجنہ اماء اللہ کراچی کے تحت مختلف عہدوں پر چالیس سال کام کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آپ کے ہر طرح کے تعاون اور حوصلہ افزائی کے ساتھ احسن طریق پر کام کرنے کی توفیق پائی الحمد للہ۔

اسی طرح ہمارے سب بچے بھی ہمیشہ کارکن رہے اور آپ کے بھرپور تعاون اور حوصلہ افزائی کے ساتھ پورا گھرانہ بھی مختلف دینی امور میں ہر دم مشغول رہتا۔ الحمد للہ

تعلیم

اپنی تعلیم کو شادی کے بعد بھی جاری رکھا۔ اور خاندان میں سب سے پہلے ایم اے کیا۔ انگلش کی تعلیم بہت اعلیٰ تھی۔ بڑی اچھی اور روانی سے انگلش بول لیتے۔ سروس بھی ہمیشہ بیرونی کمپنیوں میں رہی۔

تقاریر بھی کرتے اور بچوں کو بھی تقاریر انگریزی اور اردو میں لکھ کر دیتے جن کو مقابلہ جات میں پڑھ کر بچے پوزیشن لیتے۔ اللہ تعالیٰ نے آواز بھی بہت خوبصورت عطا فرمائی تھی۔ سلسلہ کی نظمیں بہت خوش الحانی سے پڑھتے رہتے۔ اور بچے بھی۔

بچوں سے بیحد پیار تھا ان کی تکلیف نہ دیکھ سکتے تھے۔ بیحد پیار کرتے اور ہر طرح سے خیال رکھتے۔ ان کے بغیر رہ نہیں سکتے تھے۔

مہمان نوازی

ہم سب سے پہلے کراچی آتے تھے بعد میں ہمارے عزیز رشتہ دار سارے گھر آتے تھے۔ سب کا

باقی صفحہ (11) پر ملاحظہ فرمائیں

گجرات کا زلزلہ۔ تباہی اور ہلاکتوں کے پیچھے پنہاں سبق!

محمد یوسف انور مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

پھر چلے آتے ہیں یارو زلزلہ آنے کے دن
زلزلہ کیا اس جہاں سے کوچ کر جانے کے دن
تم تو ہو آرام میں پر اپنا قصہ کیا کہیں
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے سخت گھبرانے کے دن
(مسیح موعود علیہ السلام)

نئی صدی اور نئے سال کا جشن

اگر باریک بینی اور غور وفکر سے دیکھا جائے تو حقیقت میں اس سال پہلی جنوری 2001 سے نئی صدی یعنی ملینیم 2001 اور نئے سال کا آغاز ہوا ہے۔ دنیا بھر میں نئے سال کا استقبال پورے اہتمام سے کیا گیا اور بڑی دھوم دھام اور رنگا رنگ ثقافتی موسیقی اور کلچرل پروگراموں سے اس خوشی میں مختلف شادیانے بجائے گئے ہر ملک اور قوم میں الگ الگ ڈھنگ اور طور طریقے سے نئی صدی یا نئے سال کا استقبال کیا جاتا ہے ہر ایک کی یہ خواہش اور تمنا ہوتی ہے کہ یہ نیا سال پورے اطمینان اور خوشی سے گذرے اور کسی غم یا پریشانی یا ابتلاء وغیرہ کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

اس سلسلہ میں مذہبی طور سے بھی لوگ خدا سے دُعا مانگتے ہیں لیکن خدا کی باتیں خدا ہی جانے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے اس میں شک نہیں کہ سائینس نے بے انتہا ترقی کی ہے اور جدید سے جدید ٹیکنالوجی اور دیگر ذرائع ایجاد کئے ہیں یہاں تک کہ موسمیات کی پیشگوئی کرنے والے بھی موسم کے بارے میں جانکاری دیتے ہیں اور دیگر اور کئی کارآمد باتیں بھی معلوم ہو رہی ہیں خاص کر کمپیوٹر انٹرنیٹ وغیرہ نے تو اب کمال کر دکھایا ہے لیکن۔ ساری دنیا کے بڑے بڑے امریکی روسی فرانسیسی چینی سائینسدان اب تک زلزلہ کے آگے بے بس ہیں ان کی کچھ بھی پیش نہیں جاتی ہے وہ اس سلسلے میں ہر ممکن کوشش کرتے ہیں کہ زلزلہ کے بارے میں قبل از وقت پتہ لگایا جائے کہ کب اور کہاں آئے گا مگر ابھی تک اس میں انہیں کامیابی نہیں ملی۔

السلواڈور میں شدید زلزلہ

نئے سال میں 14/15 جنوری 2001 کو وسطی امریکہ السلواڈور میں ایک شدید زلزلہ آیا جس سے کم سے کم 138 افراد ہلاک ہوئے اور 1200 افراد لاپتہ ہو گئے جبکہ 260 مکان دب گئے بحوالہ ہندسماچار۔

بھارت میں یوم جمہوریہ کی تقاریب کی تیاریاں اور زلزلہ گجرات

بھارت میں یوم جمہوریہ کے پیش نظر دہشت گردوں کی طرف سے مختلف افواہوں کے پیش نظر تشدد کا خطرہ تھا تقریباً سارے شمالی بھارت میں وسیع پیمانے پر ریڈ الرٹ تھا اور یوں ایک آدھ واقعہ کو چھوڑ کر سارے ملک میں تو تقریبات پرامن رہیں لیکن قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا جسے لفظوں میں بیان کرنا بھی مشکل ہے۔ اس قسم کے نظارے ہم دنیا میں آئے دن دیکھتے رہتے ہیں کہ کس طرح خدا تعالیٰ جب کسی کو بچاتا ہے تو خواہ ظاہری طور پر اُسے مردہ ہی کیوں نہ قرار دیا جائے خدا اُسے زندگی بخشتا ہے معلوم ہوا ہے کہ بارہ بارہ پندرہ پندرہ دن بعد بھی بعض افراد کو گجرات کے بعض علاقوں میں ملبے کے نیچے زندہ بے ہوشی کی حالت میں نکالا گیا ہے۔

اگرچہ گجرات کے زلزلہ سے مرنے والوں کی صحیح تعداد اب تک سامنے نہیں آئی اور نہ آسکتی ہے۔ لیکن یہ بات واضح ہے کہ ساری دنیا میں انسانیت کے ناطے سب لوگ بلا لحاظ مذہب وملت ان کی امداد کیلئے اکٹھے ہو گئے ہیں اور سب نے دل کھول کر چندہ دیا اور جتنا جس سے ہو سکا کسی نہ کسی رنگ میں گجرات ریلیف فنڈ میں مدد کی ہے خود ہندوستان میں ہر صوبے سے حکومتی سطح پر بھی انفرادی طور پر بھی اجتماعی طور پر بھی ریلیف گجرات کو بھجوائی گئی ہے دنیا کے بڑے بڑے ترقی یافتہ ممالک نے بھی امداد دینے میں پہل کی اور ورلڈ بنک ایشیا بنک نے بھی کروڑوں روپے کی اعانت کی اب اگر ضرورت ہے تو صرف اس رقم کو صحیح رنگ میں صرف کرنے کی اور ضرورت مندوں تک امداد پہنچانے کی۔ کیونکہ ایسا سننے اور دیکھنے میں آرہا ہے کہ ابھی بھی بہت سے لوگ کھلے آسمان تلے دن رات گزار رہے ہیں۔

اب میں پھر اصل مضمون کی طرف لوٹ کر آتا ہوں کہ آخر یہ زلزلے یہ قحط سالی یہ سیلاب یہ طوفان یہ بیماریاں اور یہ جان لیوا حادثات دنیا میں آج کل نہایت تواتر اور کثرت کے ساتھ کیوں رونما ہو رہے ہیں اس سلسلے میں انبیاء یا بزرگان نے کیا پیشگوئیاں کی ہیں کیونکہ امریکہ میں بھی حال میں پھر ایک زلزلہ آیا پھر مذمبیق میں بھی سیلاب آیا۔

قدیم کتب سے صاف پتہ لگتا ہے کہ اس دور کے لئے تمام انبیاء نے خاص طور پر یہ پیشگوئیاں کی ہیں کہ یہ زمانہ نہایت ابتر ہوگا جنگوں کا زمانہ ہوگا مصائب وآفات کا زمانہ ہوگا۔ زلزلے کثرت سے آئیں گے خطرناک قسم کی بیماریاں پھیلیں گی۔ وغیرہ۔

چنانچہ بانی جماعت احمدیہ نے بھی آج سے ۱۱۰ سال پہلے یہ فرمایا ہیکہ دُنیا میں کثرت سے زلزلے آئیں گے اور کثرت سے اموات ہوں گی اسلئے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرتے رہنا اور ایک خدا کی پرستش کرتے رہنا چاہیئے۔

زلازل کے متعلق عام پیشگوئی

فرماتے ہیں ''یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے۔ ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے۔ اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہ ہوں گے۔ اور زمین پر اس قدر تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیروزبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی۔ یہاں تک کہ ہر عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی اور ہیئت فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ پر ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ وہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے یہ اس لئے کہ نوع انسان نے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی ہیں ظاہر ہو گئے جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے اور جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائے گا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں ہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ یہ خیال مت کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔

فرماتے ہیں اے یورپ! تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا! تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پس ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ''

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶ و ۲۵۷)

اس پیشگوئی کو سو سال سے زائد عرصہ گذر چکا ہے جب امریکہ یورپ وغیرہ میں زلزلے آرہے تھے آج ہم اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں کہ یورپ امریکہ ایشیا میں زلزلے اور دیگر کئی آفات دنیا میں نازل ہو رہی ہیں۔ اور قیمتی جانیں تلف ہو رہی ہیں۔ لیکن دنیا جیسی کی ویسی ہے روحانیت میں کوئی تبدیلی نہیں آرہی ہے اعمال دن بدن بگڑتے چلے جارہے ہیں انسان کو انسان سے محبت نہیں رہی ہے خدا سے تعلق نہیں رہا رشوت خوری چور بازاری اور قتل وغارت کفر بازی کا بازار گرم ہے۔ خدا انسانوں کو عقل سلیم عطا کرے اور انہیں روحانیت کی طرف لوٹنے کی توفیق بخشے۔

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎2370509

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَّ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

بھارت کی مختلف جماعتوں میں

جلسہ ہائے یوم مصلح موعود رضی اللہ عنہ

لجنہ اماء اللہ قادیان

مورخہ 22/2/01 بروز جمعرات بیت النصرت لائبریری میں ٹھیک چار بجے محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم و نظم خوانی کے بعد متن پیشگوئی مصلح موعودؓ پڑھا گیا۔ ازاں بعد پیشگوئی مصلح موعود کے تعلق سے دو تقاریر ہوئیں۔ پروگرام کے آخر میں واقفین نو بچیوں کا ترانہ اور پیشگوئی مصلح موعودؓ کے تعلق سے سوال و جواب کا پروگرام بھی رکھا گیا۔ جلسہ میں لجنہ و ناصرات کی ۴۱۹ ممبرات حاضر تھیں۔

لجنہ کرڈاپلی

لجنہ اماء اللہ کرڈاپلی نے مورخہ ۲۱ رفروری کو نائب صدر صاحبہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا تلاوت قرآن کریم و نظم خوانی کے بعد چند تقاریر ہوئیں۔ اور پیشگوئی پر اور حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت پر روشنی ڈالی گئی۔

لجنہ اماء اللہ شموگہ

محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ صدر لجنہ شموگہ کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم و نظم خوانی کے بعد جلسہ یوم مصلح موعودؓ مورخہ ۲۱ رفروری کو منعقد ہوا۔ جس میں سیرت حضرت المصلح الموعودؓ کے مختلف پہلوؤں پر ممبرات نے روشنی ڈالی۔

لجنہ اماء اللہ حیدرآباد

لجنہ حیدرآباد نے محترمہ محمودہ رشید صاحبہ صوبائی صدر لجنہ آندھرا کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا۔ تلاوت قرآن کریم عہد نامہ و نظم کے بعد پیشگوئی المصلح الموعودؓ کے تعلق سے چند تقاریر کی گئیں۔ ازاں بعد پیشگوئی مصلح موعودؓ کے تعلق سے سوال و جواب کا پروگرام بھی رکھا گیا۔ جلسہ کی حاضری ۱۸۰ رہی۔

لجنہ اماء اللہ بنگلور

لجنہ بنگلور نے مورخہ ۲۴ رفروری کو جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا۔ تلاوت و نظم کے بعد حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر لجنہ کی ممبرات و ناصرات کی بچیوں نے تقاریر کیں۔ آخر میں پیشگوئی مصلح موعود کے تعلق سے سوال و جواب کا پروگرام بھی ہوا۔ جلسہ میں لجنہ اماء اللہ کی ۵۲ اور ناصرات کی ۱۲ ممبرات حاضر تھیں۔

لجنہ اماء اللہ بھدرک

مورخہ ۲۱ رفروری کو لجنہ بھدرک نے تلاوت قرآن کریم و نظم خوانی کے بعد سیرت حضرت مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کر کے جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا۔

لجنہ اماء اللہ شورت

لجنہ شورت نے محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ شورت کے زیر صدارت جلسہ یوم المصلح الموعودؓ منعقد کیا تلاوت قرآن شریف و نظم کے بعد پیشگوئی مصلح موعودؓ کے تعلق سے چند تقاریر کیں۔ اور سیرت کے پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

لجنہ اماء اللہ بلاری بہار

لجنہ اماء اللہ بلاری بہار نے مورخہ ۲۰ فروری کو ظہر کی نماز کے بعد جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد تین تقاریر پیشگوئی المصلح الموعودؓ کے تعلق سے ہوئیں۔

لجنہ اماء اللہ بھدرواہ

مورخہ ۲۱ رفروری بروز بدھ بعد نماز ظہر لجنہ اماء اللہ بھدرواہ نے جلسہ یوم مصلح موعودؓ زیر صدارت زرینہ بانو صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھدرواہ تلاوت قرآن کریم و نظم خوانی کے بعد منعقد کیا۔ جسمیں چند تقاریر پیشگوئی مصلح موعودؓ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر ہوئیں۔

لجنہ خانپور ملکی

لجنہ خانپور ملکی نے مورخہ ۲۰ رفروری کو بعد نماز ظہر تلاوت قرآن کریم کے آغاز سے جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا۔ نظم خوانی کے بعد پیشگوئی المصلح الموعودؓ کے تعلق سے چند تقاریر بھی کی گئیں۔

ہمارے اس اجلاس میں ۲ غیر از جماعت ممبرات نے بھی شرکت کی۔

ناصرات الاحمدیہ کانپور

ناصرات الاحمدیہ کانپور نے مورخہ 25/2/01 کو جلسہ مصلح موعودؓ کا آغاز تلاوت قرآن کریم و نظم خوانی سے کیا۔ اس کے بعد چند ناصرات کی بچیوں نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ اس اجلاس میں ۲ غیر احمدی بہنوں نے بھی شرکت کی۔

لجنہ اماء اللہ دہلی

لجنہ اماء اللہ دہلی نے مورخہ 25/2/01 کو جلسہ مصلح موعودؓ تلاوت قرآن کریم و نظم خوانی کے بعد زیر صدارت محترمہ بشریٰ ابرار صاحبہ منعقد کیا۔ ازاں بعد چند تقاریر پیشگوئی المصلح الموعودؓ کے مختلف پہلوؤں پر ہوئیں۔ اس جلسہ میں ۸ نو مبائعین ممبرات نے بھی شرکت کی اور پروگرام کو بہت ہی دلچسپی اور غور سے سُنا۔

لجنہ اماء اللہ ہتھلانہ

لجنہ اماء اللہ ہتھلانہ ہریانہ کی صدر صاحبہ محترمہ شبینہ پروین صاحبہ اطلاع دیتی ہیں کہ ہم نے اس بار پہلی دفعہ جلسہ پیشگوئی مصلح موعود ۲۰ رفروری ۲۰۰۱ء کو منایا۔ ۱۰ عورتیں حاضر تھیں۔

لجنہ محی الدین پور

لجنہ اماء اللہ محی الدین پور سونگھڑہ نے فروری ۲۰۰۱ء میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا۔ تلاوت قرآن کریم حدیث اور نظم خوانی کے بعد پیشگوئی المصلح الموعودؓ کے مختلف پہلوؤں پر تین تقاریر ہوئیں۔

لجنہ اماء اللہ کوریل

لجنہ کوریل کے تحت مورخہ ۲۳ رفروری بعد نماز جمعہ جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔ جلسہ کی صدارت محترم شفیق احمد صاحب نائب صدر جماعت کوریل نے فرمائی۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد سیرت حضرت مصلح موعودؓ کے مختلف پہلوؤں پر ممبران نے روشنی ڈالی۔

علاوہ ازیں مندرجہ ذیل لجنات نے بھی ۲۰ رفروری کو جلسہ یوم المصلح الموعود منعقد کیا۔

لجنہ اماء اللہ سکندرآباد، گلبرگہ، کانپور، چنتہ کنٹہ، وڈمان، مونگھیر، امروہہ، محبوب نگر، چنداپور، پٹنہ، راٹھ دسکرا، سورب، ساگر، ہبلی، مواٹپوزہ، کلکتہ، میلاپالم، پینگاڑی، وانیم بلم، کوارتی، کٹک، کیرنگ، محمودآباد، کوٹمبی، مانیکا گوڑا، عثمان آباد۔

تبلیغی جلسہ لجنہ اماء اللہ شموگہ

لجنہ اماء اللہ شموگہ نے مورخہ 27/1/01 کو بعد نماز ظہر زیر صدارت محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ شموگہ تبلیغی جلسہ کا انعقاد کیا۔ تلاوت قرآن کریم عہد نامہ اور حمد و نعت کے بعد دو مضامین بعنوان ''احمدیت کا پیغام'' اور ''شانِ خاتم الانبیاء تبلیغی میدان میں'' پڑھے گئے۔ ۲۰ رغیر احمدی بہنوں نے جلسہ میں شرکت کی۔ ان کے سوالات کے جوابات دئے گئے۔

سورب

سورب (کرناٹک) مورخہ ۲۱ رفروری بروز بدھوار زیر صدارت محترمہ عابدہ نثار صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ سورب۔ جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار نے حدیث نبوی ﷺ پڑھی محترمہ مسرت زرین صاحبہ نے پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ کا متن سنایا۔ محترمہ رحمت النساء صاحبہ اور خاکسار نے تقریر کی۔ اسکے بعد کوئز کا پروگرام منعقد کیا گیا اور حضرت مصلح موعودؓ کے حالات زندگی کے متعلق سوالات پوچھے گئے۔ بعد اسکے محترمہ صدر صاحبہ نے اپنے صدارتی خطاب کے بعد اجتماعی دعا کروائی اور اس طرح یہ بابرکت جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (طاہرہ تسنیم جنرل سکریٹری لجنہ اماء اللہ سورب)

جیند (ہریانہ): مورخہ ۲۰-۲-۲۰۰۱ کو ہی لجنہ اماء اللہ جیند نے بھی یوم مصلح موعود کا جلسہ منعقد کیا۔ جو کہ مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ جیند کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں مکرمہ کریما صاحبہ کی تلاوت اور نظم سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ بعدہٗ عزیزہ حسینہ، عزیزہ سیماں، عزیزہ رضیہ، مکرم منیرہ بیگم، عزیزہ نصیر، عزیزہ صمن، عزیزہ النجا بھٹی، مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ و عزیزہ سونیا، مکرمہ رشیدہ صاحبہ نے تقاریر و نظمیں پڑھیں۔ بعدہٗ صدر صاحبہ نے لجنہ کو کچھ نصائح سے نوازا پھر دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

اوگالن (ہریانہ) مورخہ ۲۰-۲-۲۰۰۱ کو جماعت احمدیہ اوگالن میں بھی جلسہ یوم مصلح موعود منایا گیا جو کہ مکرم بندو خان کی صدارت میں ہوا تلاوت قرآن مجید عزیز لیاقت نے پیش کی پھر ہمسرات نے ترانہ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم سلیم دین صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود پڑھ کر سنائی۔ نظم عزیزہ نصرین نے پڑھی۔ پہلی تقریر لیاقت نے کی جو سیرت مصلح موعود کے عنوان پر تھی نظم آج مصلح موعود آئے'' سلیم خان نے پڑھی۔ نصیب صاحب نے بھی نظم پڑھی۔ آخر میں مکرم اعجاز صاحب ساگر نے تقریر کی اور بعدہٗ دُعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔ (طاہر احمد طارق مبلغ جیند)

بنگلور: مکرم و محترم محمد شفیع اللہ صاحب امیر مقامی و امیر صوبائی کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم برکات احمد صاحب سلیم نے پہلی تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں حضرت مصلح موعود کے پاکیزہ بچپن پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ دوسری تقریر قریشی عبدالحکیم صاحب نے کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں صداقت حضرت مصلح موعودؓ پر حضورؓ کے الہامات و دیگر تحریرات سے اپنے خیالات کا اظہار کیا آخر پر آپ نے جماعت کو حضرت مصلح موعودؓ کے پیغام کو سمجھنے اور ساری دنیا میں پھیلانے کی دعوت دی آپ کے بعد تیسری تقریر مکرم و محترم محمد صبغۃ اللہ صاحب نے کی۔ آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کی وہ خدمت جو حضور نے لندن میں احیائے اسلام کیلئے کی ہے۔ اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس طرح چوتھی تقریر مکرم فہیم احمد صاحب نور ایڈوکیٹ نے کی آپ نے اپنی تقریر میں دین اسلام و قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں نہ صرف حضرت مصلح موعودؓ کی صداقت کو ثابت کیا بلکہ واشگاف الفاظ میں جماعت کی ذیلی تنظیموں کو تبلیغ دین میں شامل ہونے کی طرف خاص توجہ دلوائی آپ کے بعد پانچویں تقریر مکرم منصور احمد صاحب بھٹی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں حضور کے مختلف اقتباسات کی روشنی میں جماعت کو پوری سرعت کے ساتھ میدان تبلیغ میں آگے بڑھنے کی طرف توجہ دلوائی۔

جلسہ کے آخر پر صدر جلسہ نے حضرت مصلح موعودؓ کے خطبات کی مختلف تحریرات کو احباب کے گوش گزار کیا آپ نے اپنے خطاب میں جماعت کے احباب کو خاص طور پر خدام و انصار کو مستعد ہو کر تبلیغ کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس طرح یہ اجلاس محترم صدر صاحب جلسہ کی اجتماعی دُعا پر اختتام پزیر ہوا۔

(محمد عظمت اللہ قریشی سکرٹری تبلیغ بنگلور)

صوبائی اجتماع مجلس انصار اللہ اُڑیسہ

مورخہ ۱۲، ۱۳ مئی بروز ہفتہ اتوار بمقام خوردہ سالانہ صوبائی اجتماع انصار اللہ اُڑیسہ منعقد ہو رہا ہے۔ تمام زعماء کرام صوبہ اُڑیسہ وامراء وصدر صاحبان نیز مبلغین و معلمین حضرات سے درخواست ہے کہ اپنی مجلس کے زیادہ سے زیادہ اراکین کو اس اجتماع میں شمولیت کیلئے توجہ دلائیں اور اس اجتماع کو کامیاب بنانے کیلئے بھرپور سعی فرمائیں۔ (جزاکم اللہ)

اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر جہت سے کامیاب بنائے۔ آمین (صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

نماز جنازہ

بتاریخ ۱۱ر مارچ ۲۰۰۱ء کو قبل از نماز ظہر مسجد فضل لندن میں حضور انور ایدہ اللہ نے درج ذیل تفصیل سے مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر الدین احمد صاحب سابق صدر جماعت برسٹل مرحومہ موصیہ تھیں۔

نماز جنازہ غائب

(۱) مکرم افتخار احمد صاحب (۲) مکرم شہزاد احمد صاحب (۳) مکرم عطاء اللہ صاحب (۴) مکرم عباس صاحب (۵) مکرم غلام محمد صاحب۔

گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کے ان پانچ شہداء کو ۳۰ر اکتوبر ۲۰۰۰ء کے روز نماز فجر کے بعد چند دہشت گردوں نے احمدیہ مسجد میں گھس کر فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔

(۶) مکرم محمد عارف صاحب (۷) مکرم محمد اصغر صاحب (۸) مکرم ماسٹر ناصر احمد صاحب (۹) مکرم مبارک احمد صاحب (۱۰) مکرم مدثر احمد صاحب۔

تخت ہزارہ ضلع سرگودھا کی احمدیہ مسجد پر ۱۰ر نومبر ۲۰۰۰ء کو شر پسندوں کے ایک گروہ نے نماز عشاء کے وقت حملہ کر کے ان پانچ احمدیوں کو نہایت بے دردی سے شہید کر دیا اور پھر ان شر پسندوں نے احمدیہ مسجد بھی شہید کر دی۔

(۱۱) مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد شریف صاحب مرحوم ۱۰ر جنوری ۲۰۰۱ء کو ربوہ میں وفات پائی۔

درخواست دُعا

☆ - مکرمہ معینہ بیگم صاحبہ آف کرڈاپلی بوجہ شوگر بیمار ہیں ان کی شفائے کاملہ عاجلہ اور صحت و تندرستی درازی عمر کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر - ۲۰/-)

☆ - مکرم عبدالشکور صاحب آف کرڈاپلی و اہلیہ کی صحت و تندرستی بچوں کی دینی و دنیوی ترقیات اور بیٹی کے نیک اولاد نرینہ ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (قریشی محمد فضل اللہ)

☆ - خاکسار کے بیٹے محمد شارق خان نے انٹر میڈیٹ یوپی بورڈ کا امتحان دیا ہے۔ اس کی نمایاں کامیابی اور خدمت دین کی توفیق پانے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (محمد ذاکر خان بمیالوی صدر جماعت احمدیہ سہارنپور - یوپی)

☆ - میرے بیٹے عنایت اللہ خالد نے B.Sc. فائنل کا امتحان دیا ہے اور بیٹی شاہدہ جان میٹرک کا امتحان دے رہی ہے ہر دو کی نمایاں کامیابی کیلئے درخواست دُعا ہے (محمد عبداللہ فرخ ترکہ پورہ کشمیر)

مکرم میر احمد صاحب افضل آف شکاگو امریکہ دینی و دنیاوی ترقیات جملہ پریشانیوں کے ازالہ کیلئے کاروبار میں بہت نقصان ہوا ہے۔ اس کی تلافی اور کاروبار میں برکت کیلئے احباب جماعت سے دُعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔ (مینجر بدر)

بقیہ صفحہ: (8)

بہت خیال رکھا ہر طرح سے تعاون کیا صحیح رہنمائی کی۔ ان کی سروس وغیرہ کے لئے کوششیں کیں۔

جلسہ سالانہ

قادیان میں بھی اور خصوصاً ربوہ میں ہمیشہ جلسہ سالانہ پر جاتے اور جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کو فرض سمجھتے اور بعض اوقات نامساعد حالات کے باوجود بھی ضرور جاتے۔ ۱۹۹۳ میں بھی جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہوئے اور مقدس مقامات کی زیارت اور دعائیں کرنے کی اللہ تعالیٰ سے توفیق پائی۔ الحمدللہ۔

عادات

آپ نہایت مخلص دیندار۔ نمازی تہجد گزار اور دعا گو تھے رمضان میں باقاعدگی سے روزے رکھنے والے اور باقاعدگی سے روزانہ تلاوت کرنے والے تھے رمضان میں کئی کئی مرتبہ قرآن مجید، ختم کرتے تھے۔ قرآن مجید کی آیات اور دعائیں اور مضامین لکھ لکھ کر کاپیاں بھری ہوئی تھیں۔

طبیعت بہت سادہ اور نفاست پسند تھی۔ مزاح پسند بھی تھے محفل کے ماحول کو خوشگوار بنا دیتے۔ کسی کی برائی یا غیبت نہ کرتے نہ کرنے دیتے۔ بے ضرر خاموش طبیعت بے حد صابر و شاکر تھے۔ اپنی طویل بیماری کے ایام میں باوجود سخت تکالیف کے بیحد صابر و شاکر رہے۔

وصیت

آپ موصی تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں وصیت کی تھی اس وقت آپ کلکتہ میں سروس کرتے تھے تنخواہ میں سے پہلے وصیت کا حصہ نکالتے اور دیگر چندہ جات بھی بڑی پابندی سے دیتے ایک دفعہ ایسا وقت بھی آیا کہ جیب میں صرف ایک روپیہ تھا۔ مسجد میں جا کر اللہ تعالیٰ سے یہ کہہ کر کہ اے خدا یہ روپیہ بھی تیری راہ میں دے رہا ہوں اور وہ روپیہ چندہ میں دے دیا۔ جب واپس گھر آئے تو میرے ابا جان رضی اللہ عنہ کی طرف سے ربوہ سے عیدی دس روپے منی آرڈر آیا ہوا تھا تو بہت حیران ہوئے کہ جلد ہی اللہ تعالیٰ نے دس گنا کر کے دے دیا۔ وصیت کا حصہ بھی اپنی زندگی میں ہی ادا کرنے کیلئے اپنا مکان فروخت کر کے حصہ جائیداد ادا کر کے سرٹیفکیٹ حاصل کیا اور بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے اور ہر طرح سے سرخرو رہے۔ الحمدللہ۔

وفات

وفات سے تدفین تک تمام کام محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے احسن طریق پر انجام پائے اور وہ بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔ انجام بخیر ہوا اور رضی اللہ تعالیٰ عنھم و رضوعنہ کے مصداق بنے۔

اور ہم ایک محسن۔ نہایت مشفق دعا گو۔ پیارے سرپرست سے محروم ہو گئے اور وہ بھی اور ہم بھی بہت مجبور اور بے بس رہے ہم ہر وقت اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہتے ہیں اور ان کے درجات کی بلندی کیلئے اور قرب خاص کیلئے دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ ہم شدید طور پر دعاؤں کے محتاج و مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں معاف فرماتے ہوئے ہم پر رحم فرمائے۔ اور مرحوم کو اپنے قرب خاص میں اعلیٰ مقام عطا فرماوے اور ہمیشہ ان کے درجات کو بلند سے بلند تر کرتا رہے اور ان کی مخلصانہ دعائیں ہمیشہ ہمیں پہنچتی رہیں اور ہماری ان کو۔ آمین ثم آمین

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

(امۃ الھادی رشید الدین اور بچے از کراچی پاکستان)

درخواست دُعا

خاکسار کی بھابھی مریم بیگم صاحبہ زوجہ عبدالرشید وانی آف آسنور گذشتہ چند ماہ سے شدید بیمار ہیں۔ آپریشن ہونے کے باوجود کوئی خاص افاقہ نہیں ہے۔ نیز خاکسار کی چچازاد بہن عقیلہ بیگم فالج کے حملہ کی شکار ہے علاج جاری ہے ہر دو کی کامل شفایابی کیلئے قارئین بدر سے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر -/50

(باسط رسول قادیان)

دُعائے مغفرت

افسوس میرے والد محترم حکمت اللہ صاحب درویش قادیان ولد محمد عبداللہ صاحب ساکن قادیان ۱۸-۱-۰۱ کو بعمر ۸۰ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

تقسیم ملک کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تحریک پر آبادی مرکز کیلئے اپنے وطن کو چھوڑ کر آپ قادیان چلے آئے۔ قادیان آکر شروع میں اپنا کاروبار کیا۔ کچھ عرصہ قبل صدر انجمن احمدیہ کے مختلف دفاتر میں کام کیا۔

مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند تہجد گزار ملنسار اور بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ قریباً ۱۵ سال سے دل کے عارضہ میں مبتلاء تھے۔ اخیر عمر میں کمزوری بڑھ گئی تھی۔ سردی لگ جانے کے باعث دو روز قبل طبیعت زیادہ علیل ہو گئی اور احمدیہ شفاخانہ میں زیر علاج رہے۔

۱۹-۱-۰۱ کو بروز جمعۃ المبارک آپ کی نماز جنازہ مدرسہ احمدیہ کے صحن میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ والد صاحب مرحوم کی مغفرت بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دُعا ہے۔ (مبارک احمد مددگار کارکن مدرسہ احمدیہ قادیان)

GUARANTED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
SONIKY
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

QURESHI ASSOCIATES
Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.
Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)
Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992
Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road
Daryaganj New Delhi-110002
(INDIA)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 50 Thursday, 19 April 2001 Issue No :16

☎ (0091) 01872-70757
01872-71702
FAX:(0091) 01872-70105

تبلیغی جماعت کی دعوت شیطانی دعوت ہے

تبلیغی جماعت والوں کو مسجد میں نہ آنے دیں۔۔۔(مفتی حمود بن عبداللہ سعودیہ عربیہ)
تبلیغی نصاب منکر و موضوع احادیث سے بھرپور ہے (مولانا مختار احمد ندوی امیر جمعیت اہلِ حدیث ہند)

پیارے فرزندان اسلام:-

دین کے خادموں کا اہم فرض یہ ہے کہ وہ ان خامیوں کی اصلاح کریں جو دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت کرنے والے افراد میں موجود ہوں۔ لہٰذا ضروری ہوتا ہے کہ ہم تبلیغی جماعت کا جائزہ لیں جس کا دائرہ کار ہندو پاک سے نکل کر یورپ و امریکہ اور عرب ممالک میں پھیل گیا۔ چنانچہ کچھ عرصہ قبل خادم حرمین شریفین شاہ فہد نے مولانا مودودی کی صحابہ دشمنی پر مشتمل کتاب ''خلافت و ملوکیت'' کے ساتھ ساتھ تبلیغی جماعت کی سرگرمیوں پر سعودی عرب میں پابندی عائد کر دی تھی اور ابھی حال میں سعودی عرب کے نامور عالم و مفتی حمود بن عبداللہ صاحب نے اپنی ساڑھے تین سو صفحات پر مشتمل تازہ ترین عربی تالیف ''القول البلیغ فی التحریر من جماعۃ التبلیغ'' میں تبلیغی جماعت کے قائدین مولوی محمد الیاس مولوی محمد ذکریا اور مولوی انعام الحق صاحبان کا زبردست رد فرمایا۔ نیز تبلیغی جماعت کے باطلہ عقائد اور اس کے گمراہی و بے دینی کو بے نقاب کر کے مسلمانوں کو ان سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔ ذیل میں کتاب کی چند جھلکیاں اور ہندوستان کے معروف و مقبول عالم مولانا مختار احمد ندوی کے تاثرات بھی ملاحظہ فرمائیں۔

تبلیغی جماعت کی دیانت جہالت پر مبنی ہے اور ان کا خرافات حکایات جہل و جہلا کی محبت اور علم و علماء کی عداوت پر ایمان ہے۔ تبلیغی جماعت کے مشائخ خیانت کے مرتکب ہیں۔ محمد ذکریا کی کم عقلی ان کا رد۔ تبلیغی جماعت کے عقائد فاسدہ کا ذکر۔ تبلیغی جماعت والے شرک و بدعات و خرافات کو اہمیت دیتے ہیں اور توحید و کتاب و سنت سے دور ہیں۔ تبلیغی جماعت کی توحید مشرکین سے بڑھ کر نہیں۔ یہ لوگ توحید الوہیت و عبادت میں فقیر و معدوم و مفلس ہیں۔ بلکہ مشرک ہیں۔ تبلیغی جماعت والوں کا کسب و کمال خبیث ہے اور شرک و بدعت و عقائد فاسدہ میں ملوث تبلیغی جماعت کے مشائخ بھی خبیث ہیں۔ صفحہ ۴۷۔ تبلیغی جماعت کا تبلیغی نصاب صحیح غلط۔ ضعیف۔ جھوٹ اور موضوع و ایراغیر امسخریوں پر مشتمل ہے اور ناقابل اعتبار ہے تبلیغی دورے اور چلّے مردود ہیں۔ جو لوگ تبلیغی جماعت سے قریب ہوتے ہیں وہ ان کی بدعت و گمراہی میں غرق ہو جاتے ہیں۔ تبلیغی جماعت والوں کا لٹریچر بھی بدعت و ضلالت اور شرک کی دعوت پر مشتمل ہے۔ تبلیغی جماعت کی دعوت شیطانی دعوت ہے۔ تبلیغی جماعت والے کلمہ کے معنی و مفہوم سے جاہل ہیں۔ انہیں مساجد سے روکو تبلیغی جماعت کے مشائخ و مبلغین مکار و فریبی ہیں۔ وہ شروع شروع میں تو اپنی بدعت و گمراہی کو چھپاتے ہیں اور کتاب و سنت کی دعوت کا اظہار کرتے ہیں اور بعد میں اپنی بدعت و ضلالت پھیلاتے ہیں۔ لہٰذا اُنہیں مساجد میں نہ آنے دیں۔ صفحہ ۲۸۸۔

اے تبلیغی جماعت والو! تمہاری یہ سیاحت و سفر لوگوں کیلئے فتنہ ہے۔ جس کے ذریعہ تم قطع رحمی کرتے ہو اور والدین اہل و عیال کے حقوق ضائع کرتے اور انہیں پورا کرنے سے روکتے ہو۔ اے مسلمانو! ان تبلیغیوں نے کئی بچوں بچیوں کو اپنے ماں باپ سے جدا کر دیا اور شوہروں کو ان کی بیویوں اور اولاد سے جدا کر دیا ہے۔ صفحہ ۲۲۲۔

مولانا مختار احمد ندوی کے تاثرات:- ۴؍ جون ۱۹۹۴ء میں منعقدہ کل ہند علماء اہلحدیث کانفرنس دہلی کے خطبہ صدارت میں مولانا مختار احمد ندوی (امیر جمعیت اہلحدیث) نے تبلیغی جماعت کے متعلق تاثرات بیان کئے ہیں۔ ''تبلیغی جماعت کی مرکزی کتاب تبلیغی نصاب ہے جو منکر و موضوع احادیث سے بھرپور ہے اس جماعت کے مبلغین عام طور پر دین کی بصیرت سے محروم اور کتاب و سنت کی فہم و بصیرت اور فراستِ معرفت سے کورے ہوتے ہیں''۔ (مفت ملنے کا پتہ : عبدالرحیم خان حدیث پبلیکیشنز حیدر آباد (اے پی)

گزشتہ برس دنیا بھر میں سب سے زیادہ بم دھماکے پاکستان میں ہوئے

گزشتہ برس یعنی ۲۰۰۰ء میں دنیا بھر کے مختلف ممالک کی نسبت سب سے زیادہ یعنی ۷۸ بم دھماکے پاکستان میں ہوئے جن میں مجموعی طور پر ۱۰۶۔ افراد ہلاک اور ۳۴۰ زخمی ہوئے۔ اس عرصہ کے دوران بھارت میں ۱۸ بم دھماکے ہوئے جن میں مجموعی طور پر ۳۰۔ افراد ہلاک اور ۲۰۰ زخمی ہوئے۔ (روزنامہ دن ۷/جنوری ۲۰۰۱ء)

داخلہ مدرسہ احمدیہ قادیان

مدرسہ احمدیہ قادیان کا تعلیمی سال یکم اگست ۲۰۰۱ء کو شروع ہو رہا ہے۔ خواہشمند امیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ اپنی درخواستیں مطلوبہ فارم پر نظارت تعلیم کو ارسال کریں۔ داخلہ فارم نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان سے حاصل کر سکتے ہیں۔

داخلہ کی شرائط

۱- درخواست دہندہ واقفِ زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کا خواہشمند ہو۔
۲- جسمانی و ذہنی طور پر صحت مند ہو۔
۳- کم از کم میٹرک پاس یا اس کے برابر تعلیم حاصل کی ہو۔
۴- قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔
۵- عمر ۱۷ سال سے زائد نہ ہو۔ گریجویٹ ہونے کی صورت میں عمر ۲۲ سال سے زائد نہ ہو۔ استثنائی صورت میں چھوٹ دیئے جانے کے بارہ میں غور ہو سکے گا۔
۶- حفظ کلاس کیلئے عمر ۱۰-۱۲ سال سے زائد نہ ہو۔ قرآن کریم ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھ سکتا ہو۔
۷- امیر جماعت / صدر جماعت مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ وقف اور داخلہ کیلئے موزوں ہے۔
۸- درخواست دہندہ اپنی سندات کی مصدقہ نقول مع ہیلتھ سرٹیفکیٹ امیر جماعت / صدر جماعت کی رپورٹ کے ساتھ مع دو عدد فوٹو گراف پاسپورٹ سائز ۱۵ جولائی ۲۰۰۱ء تک ارسال کریں۔

☆- تحریری ٹیسٹ و انٹرویو میں معیار پر پورا اترنے والے طلباء کو ہی مدرسہ احمدیہ میں داخل کیا جائے گا انٹرویو کیلئے آنے کی اطلاع بعد جائزہ دی جائے گی۔
☆- قادیان آنے کے اخراجات امیدوار کو خود برداشت کرنے ہونگے۔ ٹیسٹ و انٹرویو میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی سفر کے اخراجات خود کرنے ہونگے۔
☆- امیدوار قادیان آتے وقت موسم کے لحاظ سے گرم سرد کپڑے رضائی بستر وغیرہ لے کر آئیں۔

نصاب

تحریری ٹیسٹ میٹرک کے معیار کا ہو گا۔
اردو : -ایک مضمون اور درخواست
انگلش : - مضمون - درخواست - اردو سے انگریزی - انگریزی سے اردو - گرامر
انٹرویو : - اسلامیات - جنرل نالج - انگلش ریڈنگ - اردو ریڈنگ - قرآن کریم ناظرہ

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

ارشاد نبویؐ
اَلْاَمَانَۃُ عِزٌّ
(امانت داری عزت ہے)
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبانِ دعا:-
آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 جکو لین کلکتہ 700001
دکان- 248-5222, 248-1652, 243-0794
رہائش- 237-0471, 237-8468

تبلیغ دیں و نشرِ ہدایت کے کام پر ...... مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے
JANIC EXIMP
Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.
Off : 16D, Topsia 2nd Lane Mullapara, Near Star Club Calcutta - 700039
Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266